یا اللہ
یا رسول اللہ
علمی، ادبی، تحقیقی ماہنامہ
رُشدالایمان
اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ
احمد رضا خان بریلوی
امام اہلسنت
محدث اعظم پاکستان
نمبر
مدیر اعلیٰ: مفتی محمد سعید رضوی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

اعلیٰحضرت
امام اہلسنت شیخ الاسلام والمسلمین
الشاہ احمد رضا خان بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ نمبر 8
جلد 1

رجب، شعبان
۱۴۳۳ھ
جون، جولائی
2012ء

فکر رضا کا امین

ماہنامہ سمندری شریف

رُشد الایمان

فیضان نظر
زینت الاولیاء شیخ الحدیث والقرآن
نائب محدث اعظم پاکستان
ابو محمد محمد عبد الرشید رضوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فیضان نظر
قطب عالم امام المحدثین ابو الفضل
محمد سردار احمد
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
محدث اعظم پاکستان قادری رضوی

بطل عنائت

شیخ المشائخ مخدوم اہلسنت پیر طریقت
ابن اعلیٰ حضرت صاحبزادہ
قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی
مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان

حسب الارشاد صاحبزادہ محمد غوث رضوی آستانہ عالیہ
پیر ابو الحسن سمندری شریف

بانی
پیر طریقت عالم باعمل پیر عبد المالک قادری رضوی

سرپرست
پیر طریقت عالم باعمل پیر علامہ محمد حامد سرفراز قادری

مدیر اعلیٰ
مفتی محمد سعید رضوی
0300-7936533

مدیر
محمد شرافت علی قادری رضوی
0344-8672550

سرکولیشن منیجر
منیر حسین تبسم
0333-6690548

قانونی مشیر
میاں محمد شکیل ایڈووکیٹ

مجلس مشاورت

- صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی صاحب بہاولپور
- پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کراچی
- سید خرم ریاض رضوی ✵ علامہ شمس الزماں قادری ٹوبہ
- ڈاکٹر خادم حسین خورشید الازہری ✵ مولانا محمد آصف رضا قادری
- مفتی محمد فاروق قادری ✵ مولانا محمد بدر رضا عطاری
- مفتی محمد شعیب منیر رضوی ✵ قاری محمد سجاد رضوی

معاونین

- مولانا علی مراد خان آزاد کشمیر ✵ مفتی عبد الشکور رضوی ظفروال

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں
رسالہ کے متعلق کوئی بھی مقدمہ صرف سمندری کی عدالت میں قابل سماعت ہوگا۔

ہدیہ فی شمارہ 25 روپے

سالانہ
عام ڈاک سے -/350 روپے
رجسٹرڈ ڈاک سے -/600 روپے

بنک اکاؤنٹ: 01617900307903 حبیب بنک غلہ منڈی برانچ سمندری

tabassum548@gmail.com; rizvi533@gmail.com

خط و کتابت / ترسیل زر کا پتہ
مرکزی دفتر رشد الایمان فاؤنڈیشن 464 گ ب سمندری ضلع فیصل آباد

درس قرآن

مفتی احمد یار خان نعیمی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ پارہ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل، رکوع ۱۔ پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت دے رکھی ہے کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

یہ آیت کریمہ حضور علیہ السلام کی کھلی ہوئی نعت ہے، اس میں اُس عظمت کا ذکر ہے جو حضور علیہ السلام کے سوا کسی پیغمبر کو عطا نہیں ہوئی یعنی معراج۔

واقعہ معراج کے متعلق تین باتیں لحاظ میں رکھنی چاہئیں۔ اولاً یہ کہ معراج کیوں ہوئی۔ دوسرے یہ کہ معراج کب ہوئی اور کس طرح ہوئی۔ تیسرے یہ کہ اس آیت میں نکات کیا کیا ہیں۔

اوّل۔ معراج میں اللہ تعالیٰ کی صدہا حکمتیں ہیں۔ بالکل ظاہر چار حکمتیں سمجھ میں آتی ہیں، ایک تو یہ کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ تمام معجزات اور درجات جو انبیاء کرام کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے گئے وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر حضور علیہ السلام کو عطا ہوئے اس کی بہت سی مثالیں بتائی جا چکی ہیں حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو یہ درجہ ملا۔ کہ وہ کوہ طور پر جا کر رب سے کلام کرتے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر بلائے گئے اور حضرت ادریس علیہ السلام جنت میں بلائے گئے۔ تو حضور علیہ السلام کو معراج دی گئی۔ جس میں اللہ سے کلام بھی ہوا۔ آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنت و دوزخ کا معائنہ بھی ہوا۔ غرضکہ وہ سارے مراتب ایک معراج میں طے کرا دیئے گئے۔

بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

اور پھر بڑا فرق ہے کوہ طور اور عرش رسول علیہ السلام میں۔ کہ حضرت کلیم جاتے ہیں اور محبوب علیہ السلام بلائے جاتے ہیں۔

فرق است میاں آنکہ یارش در بر
با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

طور اور معراج کے قصہ سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے اُن کا بلانا اور

عرض حال

زیر نظر یہ عظیم الشان فقید المثال یادگار تاریخی امام اہلسنت محدث اعظم نمبر انشاء اللہ العزیز مدتوں یادگار و ناقابل فراموش رہے گا یہ بفضلہ تعالی عاشق شاہ رسالت سیدنا سرکار اعلیحضرت مجدد دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین علامہ الامام احمد رضا فاضل بریلوی امام اہلسنت تاجدار مسند تدریس سلطان العلوم محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد صاحب محدث بریلوی مجاہد مسلک اعلیحضرت مناظر اہلسنت پیر طریقت سراپا اخلاص ومروت الحاج علامہ صوفی محمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی قدست اسرارہم کا خاص کرامت افروز روحانی تصرف ہے کہ ہم ایسا جامع نمبر شائع کرنے میں کامیاب ہوئے ہم فاضل ذیشان خطیب خوش بیان مولانا الحاج مولانا محمد حامد سرفراز قادری رضوی کے بھی ممنون احسان ہیں جنہوں نے یہ عظیم نمبر بعجلت شائع کرنے میں اپنے ذاتی کثیر وصال نذر کیئے ہم دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہیں ضیغم اہلسنت محافظ و علمبردار مسلک اعلیحضرت صمصام المناظرین رئیس التحریر مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی کے انہوں نے اپنی مسلسل علالت ضعف ونقاہت کے باوجود اپنے علمی تحقیقی خزانوں میں اکابر واسلاف کی یادگار تحریریں اور اہم معلوماتی مضامین فراہم کیئے۔

اور اپنی ذاتی قلمی یادگار تحریروں سے معلوماتی ہر بیش خزانہ الٹ دیا۔ اور قارئین کرام کے قلوب کو جلا بخشی۔

برادران اہلسنت اس عظیم نمبر کی تیاری میں رشد الایمان فاؤنڈیشن کی پوری ٹیم بالخصوص مولانا محمد شرافت علی قادری رضوی چیئرمین رشد الایمان فاؤنڈیشن پاکستان اور مجاہد انتھک جناب محترم محمد منیر حسین تبسم کی شب وروز کی محنت کا نتیجہ ہے۔

برادران اہلسنت واخوان طریقت اس کی قدر وحوصلہ افزائی فرماتے رہے اپنا تعاون جاری رکھا تو آپ کا یہ جریدہ اپنے اکابر واسلاف کی یاد میں ایسے اہم نمبر شائع کرتا رہے گا اور احقاق حق وابطال باطل وارتداد میں اہم کردار ادا کرتا رہے گا فی الوقت ہم یہ گزارش کریں گے برادران اہلسنت کم از کم دو دو خریدار فراہم کرے اور ہر درد مند سنی عالم دین مسلک کی بقا وتحفظ کیلئے ہر ماہ پانچ پانچ رسالے منگوا کر عوام تک پہنچائے۔ اور اپنی نیک دعاؤں سے سرفراز فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام

محمد سعید رضوی

نعت شریف

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا
یوسف کو ترا طالب دیدار بنایا

طلعت سے زمانہ کو پُر انوار بنایا
نکہت سے گلی کوچوں کو گلزار بنایا

دیواروں کو آئینہ بناتے ہیں وہ جلوے
آئینوں کو جن جلووں نے دیوار بنایا

وہ جنس کیا جس نے جسے کوئی نہ پوچھے
اس نے ہی مرا تجھے کو خریدار بنایا

اے نظمِ رسالت کے چمکتے ہوئے مقطع
تو نے ہی اُسے مطلع انوار بنایا

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

اللہ کی رحمت ہے کہ ایسے کی یہ قسمت
عاصی کا تمہیں حامی و غمخوار بنایا

آئینہ ذاتِ احدی آپ ہی ٹھہرے
وہ حسن دیا ایسا طرحدار بنایا

عالم سلاطین بھکاری ہیں بھکاری
سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا

انکے لب رنگین کی نچھاور تھی جس نے
پتھر میں حسن لعل پر انوار بنایا

منقبت

آہ گزشت از عالمِ امکاں مولانا سردار احمد
ماحئ کفر ومحی ایماں مولانا سردار احمد

کشورِ علم وحلم کے سلطاں مولانا سردار احمد
عارف کامل صاحب عرفاں مولانا سردار احمد

حق کے مبلغ، دشمنِ باطل، ایک مفکر ایک مدبر
عالمِ دین وفاضلِ دوراں مولانا سردار احمد

مرکزِ دانش مصدرِ حکمت ماہرِ فراست ماہر سیاست
نبض شناسئ وقت میں لقماں مولانا سردار احمد

شیخ وفقیہ، محدثِ اعظم، مجتہدِ ذی فکر منظم
پیرِ مغانِ بادۂ عرفاں مولانا سردار احمد

راہنمائے جادۂ منزل، صدرِ فصیحان ہر محفل
چارہ گرِ مستقبل دوراں مولانا سردار احمد

آپ جہاں سے چلتے چلتے درد کچھ ایسا دے گئے ہم کو
کوئی نہیں جس درد کا درماں مولانا سردار احمد

آہ اب اُن کے ختم ہوئے وہ محفلِ دوشیں کے ہنگامے
آج ہیں رونق شہر خموشاں مولانا سردار احمد

"ہائے" کے ساتھ عزیز کہو تم مصرع تاریخ رحلت
"مولانا سردار احمد ہاں مولانا سردار احمد"

٥ ۱ ۳ ۸ ۲

اس کا حال ہی کچھ اور ہو جاتا ہے یہی وجہ تھی کہ حضرت صدر الشریعہ قدس سرہٗ نے خصوصیت کے ساتھ اس جماعت کو بڑی عرق ریزی بڑی محبت وشفقت سے پڑھایا۔ جب ان کا سبق ہوتا تو رنگ ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ وہی وقت ہوتا کہ دیکھنے والے آنکھوں سے دیکھتے کہ علم وفضل کے سمندر میں جب جوش وخروش آتا ہے تو اس کی تہ سے کیسے کیسے گوہر گرانمایہ باہر نکلتے ہیں پھر قدرۃً ایک ایسی بات ہوگئی جس کی وجہ سے حضرت صدر الشریعہ کی طبیعت میں جوش زیادہ پیدا ہوگیا۔ حکیم برکات احمد صاحب ٹونکی کے ایک شاگرد بھی وہاں مدرس تھے۔ جو غالباً پہلے صدر مدرس تھے۔ حضرت کی وجہ سے ان کی تنزلی ہوئی تو حسد کا شعلہ ان کے سینے میں بھڑکا۔ انہیں اپنی معقول دانی پر بہت ناز تھا وہ سمجھے ہوئے تھے کہ مصنف بہار شریعت صرف فقہ کی جزئیات کے حافظ ہیں منطق وفلسفہ سے انہیں کیا لگاؤ انہیں یہ خبر نہ تھی کہ وہ اگر حکیم برکات احمد صاحب کے خوشہ چیں ہیں تو حضرت صدر الشریعہ حکیم صاحب کے چچا اُستاد حضرت علامہ ہدایت اللہ خاں صاحب سے سیراب ہیں وہ بیچارے منتہائے علم منطق وفلسفہ کے ہذیانات کو سمجھے ہوئے تھے انہیں یہ پتہ نہ تھا۔ فقہ علم کی وہ منزل ہے جہاں منطق وفلسفی کی حیثیت جاروب کش سے زیادہ نہیں۔ یہ اپنے اس زعم فاسد کی بنا پر حضرت کوزک دینے کی نیت سے حواشی کے اعتراضات اپنے بعض خواص طلبہ کو سکھا سکھا کر بھیجتے۔ ابتداً اس طرف کسی کا دھیان نہ گیا۔ لیکن جب روز روز حواشی کے چھپے ہوئے اعتراضات پیش ہونے لگے۔ تو خیال ہوا کہ قران ایک دو جگہ ہو سکتا ہے پوری کی پوری کتاب کسی طالب علم کے ذہن میں آنی حعذر ہے۔ تحقیق کرنے پر جب حال کھلا تو پھر رنگ ہی کچھ اور ہوگیا۔ فاضل خیر آبادی کے صحیح وارث نے جو دریا بہائے تو مخالفین کے چھکے چھوٹ گئے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت کے امجد، مجد کے پکے کے مدمقابل ایسا کچپائے کہ کہیں منہ دکھانے کے لائق نہ رہے۔ مقابلہ پر آنے والے تو دھکے کھا کے ہلاک ہوئے مگر دامنِ کرم سے نیاز مندانہ وابستہ رہنے والے خوش نصیب کندن ہو گئے ان حضرات کے ساتھ حضرت صدر الشریعہ کے غیر معمولی ذوق تعلیم کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ کتب متداولہ کے علاوہ اس جماعت کو اشارات کی طوس ورازی کی شروح محاکمات حواشی قدیمہ و جدیدہ بھی پڑھایا۔

بریلی شریف میں واپسی:

مخالف جب میدانِ علم میں ہر طرح ہار گئے تو حضرت صدر الشریعہ اور حضرت کے خصوصی طلبہ کے خلاف متولی سے مل کر ریشہ دوانی شروع کی۔ حضرت سے قبل وہاں طلبہ کم رہتے تھے متولی صاحب کو تو ند شریف بھرنے کا خوب موقع ملتا تھا اب چونکہ طلبہ کی کثرت تھی تو بیت المال میں کمی کی وجہ سے بھی حضرت سے کڑھتے تھے۔ اس لیے یہ بڑی آسانی سے مخالفین کے ساتھ مل گئے۔ آئے دن فتنہ وفساد سے حضرت صدر الشریعہ تنگ آ گئے ادھر حضرت حجۃ الاسلام کو حال معلوم

حضرت حجۃ الاسلام کا جمال پاک دیکھتے ہی دل کی دنیا بدل گئی انگریزی تعلیم کی ساری رنگینی و چاشنی اور دلفریبی کافور ہوگئی۔ مذہبی تعلیم کا جذبہ ایسا ابھرا کہ جلسہ وعظ ختم ہوتے ہی حضرت حجۃ الاسلام سے ملے اور ہمراہی میں قیامگاہ حضرت شاہ محمد غوث قدس سرہٗ کے آستانہ عالیہ پر آئے درخواست کی مجھے اپنے ہمراہ بریلی شریف لے چلیں حضرت حجۃ الاسلام اپنی باریک بین نگاہوں سے آپ کی پیشانی پر درخشاں کوکب اقبال کو دیکھ کرتاڑ گئے کہ نونہال ایک دن ملت اسلامیہ کا عماد اعظم ہوگا۔ بڑی خوشی سے درخواست قبول فرمائی۔ بریلی شریف میں عموماً طلبہ کا قیام مساجد میں تھا لیکن حضرت نے انہیں اپنے دولتکدہ ہی پر رکھا۔

بریلی پہنچ کر اپنے مدرسہ منظر اسلام میں تعلیم شروع فرمائی۔ نحوصرف کی ابتدائی کتابیں جو اس زمانہ میں رائج تھیں مولانا محمد حسین صاحب کوئی بزرگ تھے ان سے پڑھیں۔ حضرت مفتی اعظم ہند متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ کا بیان ہے۔ میں جب ان کو دیکھتا پڑھتے دیکھتا مدرسہ میں قیام گاہ پر حتیٰ کہ مسجد میں آئے تو بھی کتاب ہاتھ میں ہوتی اور اگر جماعت میں تاخیر رہتی تو...... بجائے دیگر اذکار و اوراد کے مطالعہ میں مصروف ہوجاتے فرماتے ہیں ان کے اس والہانہ ذوق تحصیل علم سے میں بہت متاثر ہوا۔ میرے پاس دوسرے پنجابی طالب علم مولوی نذیر احمد سلمہ پڑھتے تھے ان سے دریافت کرنے پر ان کی ساری سرگزشت سنائی۔ پھر انہیں کے ذریعہ وہ میرے پاس آنے جانے لگے ان کے باصرار درخواست مولوی نذیر احمد کے سفارش پر میں نے انہیں منیہ قدوری شرح جامی تک پڑھایا کم وبیش تین سال بریلی شریف رہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ اجمیر مقدس مدرسہ معینیہ عثمانیہ میں صدار لمدرسین تھے۔ اور حضرت کی تدریس کا ڈنکا چاردانگ ہند میں بج رہا تھا۔ حضرت محدث اعظم پاکستان کو مولیٰ عزوجل نے جس عظیم الشان خدمت دین کے لیے پیدا فرمایا تھا اس کے لیے حضرت صدر الشریعہ قدس سرہٗ جیسے بحر العلوم مربی کی حاجت تھی چنانچہ جب خود خانوادہ رضویت کے بعض افراد مثلاً مولانا محمد ادریس رضا خاں صاحب نبیرہ استاذ زمن مولانا حسن میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجمیر مقدس بغرض تعلیم جانے لگے تو آپ بھی ہر دو شہزادگان سے اجازت لیکر اجمیر مقدس حاضر ہوئے سلطان الہند خواجہ غریب نواز کی بارگاہ میں علم وفضل کے قطب الاحد کے ہاتھوں انہیں کیا ملا اسکے بارے میں حضرت مفتی اعظم ہند نے فرمایا'' پھر تو بحر العلوم کے پاس گئے اور خود بھی بحر العلوم ہوگئے''۔

تعلیمی ارتقا کے لیے جہاں اعلیٰ استاذ ضروری ہے وہاں اگر خوش قسمتی سے ذہین ہم سبق تعلیم کے شوقین مل جائیں تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتے ہیں۔ تمام دنیا سعیت جانتی ہے کہ حضرت محدث اعظم پاکستان کے ہم سبق وہ حضرات تھے کہ ان میں ہر ایک اس وقت اپنی جگہ آفتاب و ماہتاب ہے۔ اُستاذ کو جب پڑھنے والے ذہین محنتی سچی طلب رکھنے والے ملتے ہیں تو

حضرت محدث اعظم رحمہٗ پاکستان کی مختصر سیرت طیبہ

شارح بخاری اشرف العلماء حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق رحمہٗ صاحب رضوی امجدی مفتی دار الافتاء بریلی شریف

استاذ العلماء والمحدثین راس الخطباء والمتکلمین سراج السالکین والعارفین عارف برسول اللہ فانی فی رسول اللہ باقی برسول اللہ سیدی سندی استاذی حمر امت سردار دین وملت حضرت علامہ الحاج شاہ ابوالمنظور ثم ابوالفضل **سردار احمد** صاحب قدس سرہٗ محدث اعظم پاکستان وبانی مظہر الاسلام بریلی شریف و لائل پور کی پیدائش موضع دیال گڑھ ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک متمول زمیندار گھر میں ہوئی۔ میرے اندازہ کے مطابق سن ولادت ۱۳۲۳ھ ہے۔ پیدائشی نام سردار احمد ہے بریلی کے مناظرہ میں دیوبندیوں کے منظور نظر مناظر سنبھلی کے مقابلہ میں عدیم المثال کامیابی پر ابوالمنظور کنیت پڑ گئی۔ بعد میں صاحبزادہ فضل رسول کی پیدائش کے بعد ابوالفضل ہوئی۔ اور بمقتضاء الاسماء تتنزل من السماء اس عظیم المرتبت صاحب فضل کے لیے یہی کنیت موزوں بھی تھی۔

والد بزرگوار کا نام نامی چودھری میراں بخش تھا یہ ممتاز زمیندار ہونے کے باوجود بڑے نیک اور دیندار تھے۔ ان کے حسن اعتقاد وعمل ہی کا ثمرہ ہے کہ ان کا فرزند دین ودنیا میں ارجمند ہی نہیں آفتاب وماہتاب بن کے چمکا۔ دنیا میں حسن شہرت اور آخرت میں وسیلہ نجات ہی نہیں ذریعہ نجات بھی بنا۔

تعلیم: انگریزوں کے تسلط پھر سرسید احمد خاں کی تحریک کے اثر سے عموماً متمول گھرانوں میں انگریزی تعلیم کی طرف رجحان پھیل گیا تھا۔ اس کے اثر سے آپ کا گھرانہ بھی محفوظ نہ رہ سکا اسی وجہ سے انہیں بھی یہی تعلیم دی گئی۔ مقامی اسکول میں میٹرک پاس کر کے لاہور ایف۔ اے کرنے کے لیے تشریف لائے۔ ابھی پہلا ہی سال تھا کہ مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے شاندار اجلاس منعقد ہوئے جس میں علاوہ دیگر مقتدر علماء اہلسنت کے امام اہلسنت کے شہزادۂ اکبر حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک ہوئے۔ جن خوش نصیب لوگوں نے حضرت حجۃ الاسلام کی زیارت کی ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کا چہرہ (انہیں دیکھ کے خدا یاد آتا ہے) کا مرقع جمیل تھا۔ حدیث میں فرمایا گیا **من سعد سعد فی بطن امہ** ہر شخص اپنی ماں کے پیٹ سے سعادت لے کے آتا ہے۔ فرسٹ ائیر کا اسٹوڈنٹ کالج کی آزاد غیر مذہبی فضا میں رہتے ہوئے۔ وہ بھی لاہور کے کالج میں جہاں بقول حفیظ تہذیب نو بازاروں میں آوارہ پھرتی ہو۔ سعادت ازلی ہی کی انگیز پر آپ جلسے میں آئے۔

لیے کھڑے ہوئے اور نہ درس حدیث قطع کرکے کسی سے بات کرتے خواہ کتنی ہی شدید ضرورت کیوں نہ ہو بعض دفعہ ناواقف لوگوں کو گراں گزرتا لوگ برا مانتے مگر آپ نے کبھی اس کی پرواہ نہ کی۔ عام حدیث پڑھانے والے اپنا سارا زور بخاری و ترمذی میں دکھاتے ہیں وہ بھی چند موضوع پر مگر آپ کا دستور یہ تھا کہ صحاح ستہ میں جو حدیث پہلے آجاتی اس پر سیر حاصل تقریر فرماتے۔ بامحاورہ ترجمہ لغات کی تشریح۔ مطلب باب کے ساتھ مطابقت حدیث کی کیفیت صحیح ہے کہ حسن ہے کہ ضعیف متخرجہ مسائل کی تشریح اپنے مذہب کے مطابق ہے تو اس کی تائید مزید ورنہ پھر اپنے مسلک کا اثبات و خلاف دلائل کے جو جوابات راویوں کی ضروری تعدیل و تجریح نکات دقائق تعارض کی صورت میں تطبیق اور دل نشیں تاویل۔ طلبہ کے مختلف سوالات کے جوابات خصوصیت کے ساتھ آپکے ذہن رسا کی نکتہ آفرینی کا جوہر اس وقت کھلتا جبکہ مسائل اختلافیہ میں مذہب اہلسنت و جماعت و حنفی مسلک کی تائیدی تقریر فرماتے۔ بخاری و مسلم میں کتنے ایسے مقامات ہیں جہاں حلب حنفی کے لیے سخت نزاکت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میں نے بعض کم ظرف قلیل البضاعۃ کو سنا کہ ان مواقع پر ان آئمہ کرام کو بڑے ناروا الفاظ سے یاد کرتے ہیں لیکن حضرت ان مرحلوں سے ایسے دامن بچالیتے کہ مذہب حنفیہ کی رجحیت کالشمس والامس ثابت ہو جاتی اور ان حضرات کے دامن عزت پر گرد تک نہیں پڑتی میں نے ۶۱ و ۶۲ ھ میں دورہ حدیث

پڑھا میرے ساتھ بتیس طلبہ اور تھے جن میں بعض افغانی طالب علم وہ تھے جو دیوبند سہارنپور دہلی وغیرہ سے دورہ حدیث پڑھ کر آئے تھے انہیں میں ایک طالب علم عبدالوہاب نام کے تھے۔ یہ پانچ جگہ دورہ پڑھ کر سندیں لیکے آئے تھے یہ قدرے ذہین اور سمجھدار تھے اکثر وہابیوں میں پڑھنے کی وجہ سے تو ہب بھی تھا بہت قادر الکلام تھے اسباق شروع ہونے کے ایک ہفتہ بعد میں نے دریافت کیا آپ تو گھاٹ گھاٹ کا پانی پی چکے ہیں بتایئے یہاں اور دوسری جگہوں میں کیا فرق ہے جواب دیا شروع شروع ہر جگہ جوش و خروش ہوتا ہے وہ یہاں بھی ہے لیکن دوسری جگہ خاص خاص جگہ جوش ہوتا ہے اور یہاں نقطہ نقطہ پر علم کا دریا بہا رہے ہیں۔ آخر میں وہ ایسے گرویدہ ہوئے کہ ہروقت تعریف میں رطب اللسان رہتے کہتے میں نے دورہ حدیث کی حقیقت صرف یہ سمجھی تھی کہ برکت کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

ہوا تو پھر حضرت صدر الشریعہ کو بریلی بلالیا حضرت محدث اعظم پاکستان اور ان کی پوری جماعت کا قیام اجمیر مقدس میں صرف حضرت کی وجہ سے تھا یہ اور کثیر طلبہ حضرت کے ہمراہ بریلی آ گئے۔

بریلی شریف میں تدریس:

ابتداء میں یہ حضرات پڑھتے بھی تھے اور پڑھاتے بھی تھے ان حضرات اور اجمیر شریف سے آنے والے طلبہ کی بدولت یہاں نئی چہل پہل ہوگئی مزار مبارک کے ملحقہ کمرے حضرت حجۃ الاسلام کے دولتکدہ کا بیرونی حصہ حضرت مفتی اعظم ہند کے دولت خانہ کا ایک حصہ طلبہ سے پُر تھا حضرت مفتی اعظم ہند ان دنوں کا ایسے حسرت کے ساتھ ذکر فرماتے ہیں کہ دل پر چوٹ لگتی ہے۔ بعد میں حضرت محدث اعظم پاکستان منظر اسلام میں مدرس دوم ہو گئے غالباً دو سال مدرس دوم رہے اور جب حضرت صدر الشریعہ ریاست دادوں نواب ابوبکر مرحوم کے پیہم اصرار ان کے مدرسہ میں چلے گئے تو صدر المدرسین بنا دیے گئے اس پنجسالہ دور میں آپ نے منتہی کتابیں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ پڑھائیں شرح عقائد خیالی امور عامہ حمد اللہ قاضی مبارک صدرا ہدایہ اخیرین دورہ حدیث اپنی خداداد استعداد سے ایسی پڑھائیں کہ طلبہ کے دنوں میں ....آپ کے علم کا سکہ بیٹھ گیا۔ ۵۴ میں وہ مشہور زمانہ مناظرہ کیا جس سے آپ کی شہرت پورے ہندوستان میں ہو گئی اور تمام مخالفین کے دلوں میں رعب بیٹھ گئے۔

مظہر اسلام بریلی شریف کا قیام:

۱۳۵۶ھ میں بعض ناگزیر حالات کے سبب دار العلوم مظہر اسلام کا قیام انتہائی بے سروسامانی و کس مپرسی کی حالت میں مسجد بی بی جی کے اندر عمل میں آیا۔ ہوا یہ کہ حضرت اور مولانا عبدالعزیز خاں صاحب بجنوری توکلاً علی اللہ مسجد میں آن بیٹھے ساتھ ہی ساتھ سو طلبہ بھی آ گئے۔ نہ طلبہ کا کوئی کفیل تھا نہ ان حضرات کی تنخواہ کا کوئی ذمہ دار حسبۃ للہ تعلیم شروع ہوگئی اور

بفحوائے ع ہر کجا چشمہ بود شریں

مردماں مرغ و مور گرد آیند

طلبہ ہر چار طرف سے آنے لگے۔ حضرت اگر چاہتے تو دوسری جگہ اونچی سے اونچی تنخواہ اچھے سے اچھے مدرسہ میں مل سکتی تھی۔ مگر بریلی شریف کی محبت رگ و پے میں ایسی سرایت کیے ہوئے تھی کہ بریلی چھوڑنا گوارہ نہ فرمایا۔ نیز اس وقت دینی حاجت بھی ایسی تھی کہ حضرت کا بریلی چھوڑنا کسی طرح مناسب نہ تھا بریلی شریف سنیت کا مرکز تھا ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے طلبہ تعلیم کے لیے آتے تھے حضرت جیسے جامع کامل ہستی کی شدید ضرورت تھی۔ دیوبندیوں نے اپنی انڈیا تجویز کے ماتحت بریلی میں وہابیت پھیلانے کے لیے اپنے مایہ ناز مناظر منظور سنبھلی کو بریلی میں رکھ چھوڑا تھا وہ آئے دن نئے نئے فتنے اٹھاتا رہتا۔ مناظرہ میں شکست کے بعد اگرچہ اس کی ہمت بہت پست ہوگئی تھی مگر زخم خوردہ سانپ سے

نا قل رہنا دور اندیشی کے خلاف تھا یہ ضرور تھیں آپ کو بریلی سے کہیں اور جانے نہ دیتیں۔ ان کے استقلال سے متاثر ہو کر نیز حضرت صدر الشریعہ قدس سرہٗ کے اصرار سے مجبور ہو کر حضرت مفتی اعظم ہند نے اس دار العلوم کی سرپرستی فرمائی سالہا سال تک اپنے پاس سے تنخواہ دیتے رہے اس وجہ سے ہزاروں کے مقروض بھی ہو گئے اور بھی بہت سی ناگوار باتیں رونما ہوئیں اور ہوتی رہیں حضرت مفتی اعظم ہند نے سب گوارا فرمایا مگر بریلی سے آپ کا جانا گوارا نہ فرمایا دار العلوم مظہر اسلام کی تاسیس جہاں حضرت محدث اعظم پاکستان کے خلوص اور تبحر علمی کی رہین منت ہے وہاں حضرت علامہ عبد المصطفےٰ ازہری و مولانا ضیاء المصطفےٰ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہزادگانِ حضرت صدر الشریعہ اور مولانا وقار الدین صاحب کے ایثار و محنت نے بھی اس میں چار چاند لگا دیے۔ ان مردانِ خدا کی ہمت اور تدریس کی خوبی کا نتیجہ نکلا کہ تھوڑی سی مدت میں یہ دار العلوم دنیا کا سنیت کا سب سے بڑا دار العلوم ہو گیا مدرسہ کی نہ کوئی عمارت نہ طعام و قیام کا کوئی معقول بندوبست مسجد کے صحن میں ٹین کے نیچے تعلیم ہوتی جاڑوں میں ٹھنڈی ہوائیں گرمیوں میں لو کے تھپیڑے برسات میں بارش کے جھکڑ مگر طلبہ تھے کہ ہر چار طرف سے ٹوٹے پڑتے تھے ہر سال تیس سے لیکر چھتیس تک علماء فارغ ہوتے یوپی کے علاوہ بہار بنگال پنجاب سرحد بمبئی حتی کہ افغانستان تک کے طلبہ کا گیٹر ا جماع رہتا

حضرت محدث اعظم پاکستان کی ایک خصوصیت یہ بہت اہم تھی کہ آپ جملہ فنون میں پورا دراک رکھتے تھے جو فن پڑھاتے معلوم ہوتا کہ سب سے زیادہ اسی کے ماہر ہیں اپنی ساری عمر اسی کی تحصیل میں صرف کی ہے۔ عموماً مدرسین کا طریقہ یہ ہے کہ منطق و فلسفہ میں بھی طالب علم اگر کوئی ایسا اعتراض کر دیتا ہے جس کا جواب اس وقت اس کے ذہن میں نہ ہو تو طالب علم کی حوصلہ افزائی کے طور پر یہ کہہ دیتے ہیں شاباش تمہارا اعتراض بہت معقول ہے مگر حضرت محدث اعظم پاکستان کے یہاں اس کا التزام تھا کہ ہر شبہہ کا ضرور جواب دیتے پھر بعد میں اپنی تحقیق خیر بھی ارشاد فرماتے جملہ فنون میں اعلیٰ دسترس ہوتے ہوئے جس فن سے آپ کو خصوصیت کے ساتھ لگاؤ تھا جو روحانی غذا تھی وہ حدیث ہے عمر مبارک کا اکثر حصہ اسی میں صرف فرمایا۔ اللہ عزوجل نے علم حدیث کی جتنی اشاعت آپ کے ذریعہ سے کرائی اس دور میں کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔

درس حدیث کی شان:

خود ہمیشہ باوضو پڑھاتے۔ طلبہ کو بھی تاکید فرماتے کہ باوضو پڑھو سخت سے سخت گرمی میں بھی صرف کرتہ پہنکر کبھی درس حدیث نہیں دیا کم از کم شیروانی ضرور پہنے رہتے عمامہ بھی ہوتا کبھی کسی عذر کی وجہ سے شاید و باید ٹوپی رہتی۔ چھ چھ گھنٹے مسلسل بیٹھ کر پڑھاتے مگر کبھی مسند یا دیوار پر ٹیک نہیں لگاتے درمیان درس میں بڑا سے بڑا آجائے کبھی نہ ان کی تعظیم کے

سیدنا محدث اعظم پاکستان نائب اعلیٰ حضرت

مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رضوی قدس سرہ العزیز

سید خرم ریاض رضوی شاہ

حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنھیں زمانہ نائب اعلیٰ حضرت امام اہلسنت جنید زماں اور شیخ الحدیث جیسے معزز القاب سے یاد کرتا ہے عالم اسلام کے مایہ ناز محدث، عقائد اہلسنت کے زبردست محافظ، رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے متبحر عالم وعارف، مسند تدریس کی زیب وزینت اور میدان مناظرہ کے عظیم سلطان تھے۔ حضرت محدث اعظم پاکستان کے معاصر اکابر علماء ومحققین نے آپکے علم وفضل اور تقوی وورع کو خوب خوب خراج تحسین پیش کیا۔ اگر آپکو محبوب العلماء والاتقیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ چنانچہ نبیرۂ اعلیٰ حضرت شہزادۂ حجۃ الاسلام مفسر اعظم ہندشاہ محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں علیہ الرحمہ مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف نے فرمایا: بریلی کے ایک لعل بے بہا کو لائلپور میں درخشاں دیکھا جس کی آب وتاب سے پنجاب وخطۂ پاکستان کو چمکتا ہوا دیکھا وہ عظیم الشان مجمع اہل حق اہلسنت کا دیکھا جس کی مثال اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس شریف میں دیکھتا ہوں اور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک میں نظر آتی ہے۔ ویسا ہی یا اس سے بدرجہازائد اس شمع ہدایت (محدث اعظم) کے گرد اگرد ہزاروں پروانوں کو تصدق ہوتے دیکھا، ہزاروں علماء، فضلاء، مشائخ، عوام وخواص، محبان رسول خلیفۂ حضرت حجۃ الاسلام، شمع ہدایت، فخر اہل بریلی، محدث بے مثال فقیہ باکمال کے گرد اگرد مجتمع ہیں۔ یہ ثمرہ اخلاص کا ہے یہ ثمرہ محبت اعلیٰ حضرت کا ہے یہ نتیجہ انتھک دینی خدمات کا ہے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد صاحب اطال اللہ عمرہ وعافاہ اللہ من جمیع المحن کو دنیائے رضویت وسنیت میں وہ مقام حاصل ہوگیا جس میں کوئی ان کا ہمسر ومقابل نہیں۔ (ماہنامہ رضائے مصطفیٰ)۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے مفسر قرآن علامہ ابراہیم رضا خان علیہ الرحمہ کے ان الفاظ کو غور سے پڑھیے اور دیکھیے کہ انکی نگاہ میں حضرت محدث اعظم کا مقام کتنا ارفع واعلیٰ ہے وہ حضرت محدث اعظم کے گرد علماء کے اجتماع کو عرس اعلیٰ حضرت کے عظیم الشان مجمع سے نہ صرف تشبیہ دے رہے ہیں بلکہ یا اس سے بدرجہازائد کہہ رہے ہیں۔ سبحان اللہ سچ کہا اعلیٰ حضرت کے عظیم مرید سید ایوب علی

رضوی علیہ الرحمہ نے ارے ایوب دیکھا مظہر اسلام کا منظر

کہ مرجع خلق کا ہے مدرسہ سردار احمد کا

حضرت محدث اعظم پاکستان کے علم وفضل کو سراہتے ہوئے حضور سیدنا مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ الروحی ارشاد فرماتے ہیں: اگرچہ مولانا سردار احمد صاحب کو میں نے بھی پڑھایا مگر آج وہ اس مقام پر تھے کہ مجھے پڑھاتے اور مزید ارشاد فرمایا کرتے کہ مولانا سردار احمد صاحب کا وجود سراپا دین تھا شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت شبیہ غوث اعظم مظہر امام اعظم حضرت سیدنا مفتی اعظم ہند کے یہ الفاظ کریمہ حضرت محدث اعظم کی بزرگی وعلمی جلالت کیلئے سند کا درجہ رکھتے ہیں سچ فرمایا حضرت مولانا مشتاق احمد فاروقی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے (ہیں امام اہلسنت حضرت شیخ الحدیث، منبع رشد وہدایت حضرت شیخ الحدیث) حضرت محدث اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپکے ایک ہم عصر فقیہ جلالۃ العلم حافظ الملۃ علامہ عبدالعزیز شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور (انڈیا) نے ارشاد فرمایا: الحاج علامہ شاہ محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ محدث اعظم پاکستان کے علم وفضل کا آفتاب اپنی پوری تابانی کے ساتھ روشن اور درخشاں تھا ہر علم میں آپکو کمال حاصل تھا جامع معقول ومنقول تھے بالخصوص علم حدیث میں آپکو ید طولیٰ حاصل تھا۔ بلا مبالغہ آپ بخاری زماں تھے۔ آپکی رحلت وہ حادثہ جانکاہ ہے جس نے شہر سونے کردیئے جس نے بستیاں سنسان کردیں ہر طرف ہر جگہ سناٹا معلوم ہوتا ہے دنیائے اسلام میں صف ماتم بچھ گئی۔ (ماہنامہ رضائے مصطفیٰ) ”تم کیا گئے کہ رونق محفل چلی گئی“ اور خوب کہا کسی کہنے والے نے

تو محدث ہے زمانہ کا یگانہ بالیقین

آسمان معرفت کا تو بنا ماہ مبین

الغرض حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رب العزت نے ایسے روشن کمالات سے نوازا جس کی مثال کم ہی ملتی ہے یہی وجہ تھی کہ آپکو آپکے مرشدان گرامی (شہزادگان اعلیٰ حضرت) شیخ طریقت (سیدی شاہ سراج الحق چشتی) اساتذہ کرام (بالخصوص سیدنا صدر الشریعہ) اور جمیع اکابرین اہلسنت نے خوب خوب سراہا اور دل وجان سے چاہا۔ بہت خوب ارشاد فرمایا: رونق بزم شعروسخن استاذ الشعراء حضرت علامہ سید اختر الحامدی الرضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

اے امیر اہلسنت اے شریعت کے امام

السلام اے سیدی سردار احمد السلام

مرتبہ تیرا بھلا تحریر میں کیا آسکے

عجز سے ہے سربہ سجدہ اس پہ عقل تیز گام

ہے تیری اک اک ادا آئینۂ حب رسول

ہے ترا ہر ہر نفس دیوانۂ شاہ انام سرسے

پاتک مظہر شان شہ احمد رضا

مرشدی حامد رضا کا یعنی آئینہ تمام

شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں اے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لیے ہے محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے اللہ کے نام سے شروع اور اللہ سب سے بڑا ہے پھر آپ نے ذبح فرمادیا۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب فی الاضحیہ ص ۸۲۱، مطبوعہ نور محمد مالک اصح المطابع دہلی)۔ اس حدیث پاک میں ذبح کے وقت حضور نبی کریم ﷺ نے جو دعا پڑھی اس کا ذکر ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔ ''وما انا من المشرکین'' اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ علامہ ملا علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۰۱۴ھ نے؟ ''مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح'' میں ان الفاظ کی شرح جو عبارت ذکر کی اسے مشکوۃ المصابیح، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، دہلی کے حاشیہ پر نقل کیا۔ وہ لکھتے ہیں۔

ترجمہ: میں مشرکین میں سے نہیں ہوں نہ شرک جلی کا ارتکاب کرنے والوں میں سے نہ شرک خفی کا ارتکاب کرنے والوں میں سے۔ سید نے الازہار سے نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا نبی ﷺ اعلان نبوت سے پہلے کسی شریعت کے موافق عبادت کرتے تھے؟ ایک قول یہ ہے کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تھے ایک قول یہ ہے کہ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر تھے ایک قول یہ ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر تھے اور صحیح یہ ہے کہ آپ کسی شریعت کے موافق عبادت نہیں کرتے تھے کیونکہ تمام شریعتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے منسوخ ہو چکی تھیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں تحریف و تبدیلی ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آپ از خود نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے یعنی آپ سابقہ شرائع اور احکام کو نہیں جانتے تھے اس پر اعتراض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث تھے اس لیے وہ اولاد ابراہیم میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شریعت کے لیے ناسخ نہیں ہو سکتے۔ علماء نے کہا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ (اعلان نبوت سے پہلے) اللہ پر ایمان رکھتے تھے اور بالاتفاق آپ نے کسی بت کی کبھی عبادت نہیں کی اور ہمیں آپ کی عبادت (کی کیفیت) معلوم نہیں۔ علامہ ابن برہان نے کہا۔ شاید اللہ تعالیٰ نے اس کے مخفی رکھنے اور چھپانے کو آپ کے معجزات میں سے بنایا ہے۔ میں کہتا ہوں اس میں بحث ہے۔ پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے کچھ چیزیں ظاہر ہوتی تھیں جو معجزات کے مشابہ ہوتی تھیں۔ انہیں ارہاص کہا جاتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ چالیس سال سے پہلے نبی ہوں، رسول نہ ہوں۔ بہر حال اعلان نبوت کے بعد آپ اپنی شریعت کے علاوہ کسی اور شریعت پر عمل پیرا نہیں تھے اور زیادہ ظاہر یہ ہے کہ آپ چالیس سال سے پہلے ولی تھے، پھر اس کے بعد نبی ہوئے پھر اس کے بعد رسول ہوئے۔ (حاشیہ نمبر ۴ بر مشکوۃ المصابیح ص ۸۲۱ مطبوعہ نور محمد مالک اصح المطابع دہلی)۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اعلان نبوت سے پہلے بھی مقام نبوت پر فائز تھے اس لیے ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا نقل کردہ یہ قول

کہ آپ چالیس سال سے پہلے ولی تھے پھر اس کے بعد نبی ہوئے پھر اس بعد رسول ہوئے قابل قبول نہیں۔ حضرت سیدنا محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز نے تحقیق کا حق ادا کرتے ہوئے اس پر جامع اور مدلل حاشیہ تحریر کیا۔ جس میں اس عنوان کا کوئی پہلو تشنہ باقی نہیں چھوڑا۔ اگر آپ کے تلامذہ اور متعلقین علماء کرام اس تحریر کو سامنے رکھتے ہوئے اس مسئلہ میں غور وفکر سے کام لیں تو بہت سے اختلافات رفع ہو سکتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

لابل الاظهر انه ﷺ كان نبيا في عالم الارواح كما صرح في الحديث متىٰ وجبت لك النبوة يارسول الله قال وآدم بين الروح والجسد من رواية الترمذي بل الاظهر انه ﷺ كان نبيا بعد الولادة وقبل الولادة من عالم الارواح ولٰكن ظهر نبوته ورسالته عند الناس بعد البعث بعد الاربعين التحقيق عند المحققين انه ﷺ كان معصوما في الاحوال كله ظاهره وباطنه قبل البعثة وبعد البعثة كيف هو ﷺ نور الله تعالىٰ على الاطلاق سردار احمد غفر له فتدبر۔

ترجمہ: نہیں بلکہ زیادہ ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ عالم ارواح میں نبی تھے جس طرح کہ حدیث پاک میں تصریح ہے (کہ آپ سے عرض کیا گیا) یارسول اللہ ﷺ آپ کے لیے نبوت کب ثابت ہوئی؟ آپ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (ترمذی شریف) بلکہ زیادہ ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ولادت کے بعد اور ولادت سے پہلے عالم ارواح میں (بھی) نبی تھے۔ البتہ لوگوں کے نزدیک بعد از بعثت چالیس سال کے بعد آپ کی نبوت ورسالت کا ظہور ہوا اور محققین کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ آپ ﷺ ظاہر وباطن بعثت سے پہلے اور بعد تمام احوال میں معصوم ہیں۔ یہ کیسے نہ ہو حالانکہ آپ ﷺ تو علی الاطلاق اللہ تعالیٰ کا نور ہیں پس غور وفکر سے کام لو۔

(قلمی حاشیہ بر مشکوۃ المصابیح ص ۸۲۱ مطبوعہ نور محمد مالک اصح المطابع دہلی مخزونہ کتب خانہ حضور محدث اعظم جامعہ محدث اعظم اسلامک یونیورسٹی رضا نگر چنیوٹ)

(ماخوذ از: محدث اعظم پاکستان کے تین نادر حاشیے اور رضوی تشریحات از علامہ فضل رسول رضوی)

العظمة لله ۔ حضرت محدث اعظم کا یہ ارشاد یقیناً قول فیصل کا درجہ رکھتا ہے اور بالیقین یہ مؤید ہے امام جلال الدین سیوطی وامام تقی الدین سبکی وامام قاضی عیاض مالکی وشیخ عبدالحق محدث دہلوی وامام علی القاری وامام اہلسنت امام احمد رضا علیہم الرضوان کی تصریحات مبارکہ سے۔ **کما ظهر على العلماء الحقانيه فالحمدلله رب العالمين** ۔ کمال ارشاد فرمایا سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے۔۔۔۔

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء وملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام
پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود
یادگاری امت پہ لاکھوں سلام

آخر میں عاجزانہ دعا ہے کہ رب کریم اپنے برگزیدہ بندوں کی روش پر چلائے۔ اور خالی خیالوی نظریات سے بچائے۔ آمین!

آفتاب نور فیض مفتی اعظم ہے تو
کیسے پاک وہند میں روشن نہ ہوتا تیرا نام
سومنات نجد توڑا تو نے پاکستان میں
اللہ اللہ تیری ضرب الصلوٰۃ والسلام

حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عمر بھر علم حدیث شریف کی خدمت میں منہمک رہے۔ آپ نے تدریسی میدان میں ایسا رنگ جمایا کہ تشنگان علوم نبویہ آپکی طرف امڈتے چلے آئے۔ آپ نے بہت قلیل مدت میں دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف اور پھر دار العلوم مظہر اسلام لائکپور سے علماء وفضلاء کی ایک بہت بڑی کھیپ ملت اسلامیہ کو عطا فرمائی۔ آپکے خوان علم سے وابستہ علماء نے تدریس تصنیف افتاء ووعظ اور سیاست واصلاح معاشرہ جیسے اہم دینی شعبوں میں نمایا خدمات انجام دیں۔ آپ کے تلامذہ ومریدین نے پوری دنیا میں دینی ادارے قائم کرکے تبلیغ دین کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا۔

تو محدث عالم اسلام کا ہے لاکلام
عالم اسلام میں تیری ضیا باری مدام

حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں علماء کے علاوہ فتاویٰ اور کتب احادیث وفقہ پر تعلیقات وحواشی کی صورت میں بھی امت کیلئے ایک گرانقدر علمی ورثہ چھوڑا ہے ہم اپنے اس مضمون کے اختتام پر آپکے حواشی میں سے ایک نہایت اہم حاشیہ کا ذکر کرنا چاہیں گے جو آپ نے ''مشکوٰۃ'' شریف پر رقم فرمایا۔ اس حاشیہ میں آپ نے اس امر کا بیان کیا ہے کہ **امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پیدائشی نبی ہیں** یعنی آپ قبل ولادت اور بعد ولادت ہر آن ہر گھڑی اللہ کے نبی تھے اور ہیں۔ اس مبارک حاشیہ کا خصوصیت کے ساتھ ذکر اس لیے ضروری ہوا کہ آجکل بعض کج فکر اور کج رو ملاں اپنی ہٹ دھرمی کے باعث رسول اللہ ﷺ کے اس فضل کریم وخصوص منصوص کے انکار پر تلے بیٹھے ہیں۔ یہ غلط فہمی کے مارے لوگ اپنے آپکو تو منطقی فلسفی محقق اور نہ جانے کیا کیا سمجھتے ہیں لیکن نہیں سمجھتے تو شان نبوت نہیں سمجھتے۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

آیئے حضرت محدث اعظم کے الفاظ میں فیض رضا کی جلوہ گری کا نظارہ کریں۔ نبی کریم ﷺ کے پیدائشی نبی ہونے پر محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز کی محققانہ تحریر:
صاحب مشکوٰۃ المصابیح علامہ شیخ ولی الدین تبریزی متوفی ۷۴۲ھ نے مشکوٰۃ المصابیح میں درج ذیل حدیث ذکر کی:
ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے روز دو سینگوں والے، چتکبرے، خصی مینڈھے ذبح کیے۔ جب آپ نے انہیں قبلہ رو کیا تو پڑھا۔ بے شک میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ میں ملت ابراہیمی پر ہوں جو ہر باطل سے جدا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں،

العین پر ڈٹا رہا علی الاعلان حسام الحرمین کا پرچم لہرایا۔

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجا تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفےٰ
نسبت غوث ہے تجھے تیرے لیئے امان ہے

ابتدائی دور کے کئی سال اس طرح گزرے کہ دن کو درس وتدریس اور رات کو محفل میلاد وعظ وتبلیغ کا مبارک سلسلہ جاری رہا۔ ابتداً چھت اور فرش سے بے نیاز شاہی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے دن بدن اجتماع بڑھنے لگا تو جھنگ بازار سٹرک کے شمالی جانب گول باغ میں مرکزی سنی رضوی جامع مسجد کی تعمیر شروع فرمادی ہر جمعہ میں کم از کم پندرہ سولہ ہزار کا عظیم اجتماع ہوتا تھا۔ گول باغ کے جنوبی جانب ایک درخت کے نیچے شامیانہ لگا کر درس وتدریس و درس حدیث شریف کا سلسلہ جاری رہا چند سالوں جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی حسین وجمیل فلک بوس عمارات نظر آنے لگیں اور جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت وتقسیم اسناد ودجبہ پوشی ابتداء ہی سے آج تک ماہ مبارک شعبان المعظم میں نہایت تزک واحتشام سے فیض بخش عام ہورہا ہے۔

احمد رضا کے فیض کا در ہے کھلا ہوا
ہے قادری فقیروں کا جھنڈا گڑا ہوا

جامعہ رضویہ کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت منفرد شان و وقار کا ہوتا تھا حضرت علامہ قاری مفتی محبوب رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب لکھا تھا۔

یہ بزم فضل جبہ و دستار دیکھیے
آئی ہے گول باغ میں ہنستی ہوئی بہار
سرسبز باغ احمد مختار دیکھیے
گو دلہن بنا ہوا ہے جھنگ کا بازار
ہاں آکے شان مظہر اسلام دیکھیے
پی کے شراب علم کے کچھ جام دیکھیے
احمد رضا کے فیض کے در ہیں کھلے ہوئے
سردار احمد اس کے ہیں ساقی بنے ہوئے

حضرت علامہ مولانا سید محمد عبدالسلام قادری باندوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی کیا خوب فرمایا تھا۔

فیوض اعلیٰ حضرت کا ہے رضوی جامعہ مظہر
بریلی کی یہاں جلوہ گری معلوم ہوتی ہے

یہ بھی یاد رہے کہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام سے پہلے یہاں خطۂ پاکستان کسی مدرسہ کو جامعہ نہیں لکھا جاتا تھا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ عام طور پر یہ لکھا جاتا تھا فلاں مدرسہ کا سالانہ جلسہ، جامعہ کے لفظ اور جلسہ دستار فضیلت نے حضرت محدث اعظم علیہ الرحمتہ کی برکت سے فروغ پایا۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ جب حضور امام اہلسنت سرکار محدث اعظم علیہ الرحمتہ نے نزول اجلال فرمایا لائلپور میں گنتی کی دو محدود مختصر سی مساجد تھیں آج بفضلہ تعالیٰ محدث اعظم پاکستان کی برکت ومساعی سے سات سو سے زیادہ انتہائی خوبصورت جاذب النظر مساجد اہلسنت

شہزادگان نے بھی حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ متعدد طلباء مدرسہ دیو بند، مدرسہ سہار نپور اور جامعہ ڈھابیل سے آکر دوبارہ سے بارہ آپ سے دورہ حدیث شریف پڑھا اور پکے سچے سنی رضوی بن گئے اور اہلسنت کے مبلغ و مدرس ومناظر ثابت ہوئے۔

قیام پاکستان کے بعد وہ سرزمین بریلی شریف سے ابر رحمت بن کر اُٹھے اور سرزمین پاکستان پر علم وعرفان کی موسلا دھار بارش ہوئی ہجرت کے بعد ابتداً ساروکی ضلع گوجرانوالہ اور بھکی شریف ضلع گجرات میں اپنے جلیل القدر تلمیذ رشید حافظ العلوم استاذ الاساتذہ علامہ سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ نوریہ رضویہ میں عارضی قیام فرمایا اس دوران ملک کے اطراف واکناف سے مختلف آستانہ جات کے گدی نشین حضرات اور کراچی کے سنی رضوی برکاتی میمن سیٹھ صاحبان نے آپ کو اپنے اپنے ہاں دار العلوم قائم کرنے کی دعوت دی لیکن آپ نے سب کو یہی جواب دیا کہ میں اپنے استاد محترم حضور صدر الصدور صدر الشریعۃ بدر الطریقت علامہ امام محمد امجد علی اعظمی رضوی دامت برکاتہم اور سیدی وسندی حضور مفتی اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف عم فیوضہم کے حکم کا منتظر ہوں یہ حضرات مجھے حکم دیں گے تو کہیں بھی شامیانہ لگا کر یا درخت کے نیچے بیٹھ کر دینی تدریسی خدمات سر انجام دوں گا ان حضرات کی طرف سے جب تک کوئی حکم یا غیبی اشارہ نہ ہو جائے کوئی وعدہ نہ کروں گا۔ اس دوران حضرت صدر الشریعہ کا دوران سفر حج وصال ہو گیا اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدنا حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدینہ منورہ مقدسہ سے مکتوب گرامی آیا اور لائلپور (فیصل آباد) میں دار العلوم قائم کرنے کا حکم دیا جس کو پڑھ کر آپ پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری ہوئی......

تھوڑے ہی دنوں بعد ۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۳۶۹ھ (عید میلاد النبی ﷺ) کے مقدس ومتبرک دن ۲ جنوری ۱۹۵۰ء بعد نماز عصر احباب وعلماء کی موجودگی میں علم وعرفان کے عظیم جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا فرمائی ابتداً پہلے سال کے طلباء درجہ حدیث میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب شرقپور شریف، حضرت علامہ ابوداؤد الحاج مفتی محمد صادق صاحب علی پور شریف کوٹلی لوہاراں مشرقی، مولانا عطاء محمد اجمیری ہارون آباد، حضرت علامہ مولانا ابو الشاہ محمد عبد القادر قادری احمد آباد گجرات، حضرت مولانا علامہ ابو المعانی محمد معین الدین شافعی تھانوی بمبئی اور چند دوسرے علماء شامل تھے جن علماء کرام کے اسماء مبارکہ یاد نہ رہے ان سے معذرت خواہ ہوں۔

اس دوران بدمذہبوں بے دینوں مخالفین اہلسنت کی طرف سے بار بار مخالفتوں کے طوفان اُٹھے ہر باطل فرقے نے آپ کے خلاف اپنی تمام تر توانیاں جھونک دیں یہ ایک الگ موضوع اور مستقل عنوان ہے مگر رضوی کچھار کا شیر اپنے مسلک

شہزادگان نے بھی حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ متعدد طلباء مدرسہ دیوبند، مدرسہ سہارنپور اور جامعہ ڈھابیل سے آکر دوبارہ۔ بارہ آپ سے دورہ حدیث شریف پڑھا اور پکے سچے سنی رضوی بن گئے اور اہلسنت کے مبلغ و مدرس ومناظر ثابت ہوئے۔

قیام پاکستان کے بعد وہ سرزمین بریلی شریف سے ابر رحمت بن کر اُٹھے اور سرزمین پاکستان پر علم وعرفان کی موسلا دھار بارش ہوئی ہجرت کے بعد ابتداً سارو کی ضلع گوجرانوالہ اور بھکی شریف ضلع گجرات میں اپنے جلیل القدر تمیذ رشید حافظ العلوم استاذ الاساتذہ علامہ سید محمد جلال الدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ نوریہ رضویہ میں عارضی قیام فرمایا اس دوران ملک کے اطراف واکناف سے مختلف آستانہ جات کے گدی نشین حضرات اور کراچی کے سنی رضوی برکاتی میمن سیٹھ صاحبان نے آپ کو اپنے اپنے ہاں دار العلوم قائم کرنے کی دعوت دی لیکن آپ نے سب کو یہی جواب دیا کہ میں اپنے استاد محترم حضور صدر الصدور صدر الشریعہ بدر الطریقت علامہ امام محمد امجد علی اعظمی رضوی دامت برکاتہم اور سیدی وسندی حضور مفتی اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف عم فیوضہم کے حکم کا منتظر ہوں یہ حضرات مجھے حکم دیں گے تو کہیں بھی شامیانہ لگا کر یا درخت کے نیچے بیٹھ کر دینی تدریسی خدمات سرانجام دوں گا ان حضرات کی طرف سے جب تک کوئی حکم یا غیبی اشارہ نہ ہو جائے کوئی وعدہ نہ کروں گا۔ اس دوران حضرت صدر الشریعہ کا دوران سفر حج وصال ہو گیا اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدنا حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدینہ منورہ مقدسہ سے مکتوب گرامی آیا اور لائلپور (فیصل آباد) میں دار العلوم قائم کرنے کا حکم دیا جس کو پڑھ کر آپ پر ایک خاص روحانی کیفیت طاری ہوئی.................

تھوڑے ہی دنوں بعد ۱۲ ربیع الاوّل شریف ۱۳۶۹ھ (عید میلاد النبی ﷺ) کے مقدس ومتبرک دن ۲ جنوری ۱۹۵۰ء بعد نماز عصر احباب وعلماء کی موجودگی میں علم وعرفان کے عظیم جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا فرمائی ابتداً پہلے سال کے طلباء درجہ حدیث میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب شرقپور شریف، حضرت علامہ ابوداؤد الحاج مفتی محمد صادق صاحب علی پور شریف کوٹلی لوہاراں مشرقی، مولانا عطاء محمد اجمیری ہارون آباد، حضرت علامہ مولانا ابو الشاہ محمد عبد القادر قادری احمد آباد گجرات حضرت مولانا علامہ ابو المعانی محمد معین الدین شافعی تھانوی بمبئی اور چند دوسرے علماء شامل تھے جن علماء کرام کے اسماء مبارکہ یاد نہ رہے ان سے معذرت خواہ ہوں۔

اس دوران بدمذہبوں بے دینوں مخالفین اہلسنت کی طرف سے بار بار مخالفتوں کے طوفان اُٹھے ہر باطل فرقے نے آپ کے خلاف اپنی تمام تر توانائیاں جھونک دیں یہ ایک بہت موضوع اور مستقل عنوان ہے مگر رضوی کچہار کا شیر اپنے

اور منعقد مدارس اہلسنت ہیں نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم مولانا شاہ محمد ابراہیم جیلانی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لائلپور کے جلسہ دستار فضیلت سے واپسی میں اپنے ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف میں لکھا تھا۔ ''کس شان کا ہے یہ جامعہ اور اس کی جامع مسجد ماشاء اللہ بارک اللہ سبحان اللہ وہ لائلپور جہاں کل زاغ و بوم کا نشیمن تھا آج وہاں بلبل باغ رضا چہک رہا ہے اور لائلپور درود و سلام کے نغمات سے گونج رہا ہے۔

اس سال سو طلباء دورۂ حدیث شریف فارغ التحصیل ہو رہے ہیں .... یہاں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ بحمدہٖ تعالیٰ و بفضلہٖ تعالیٰ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت ابتداء سے آج تک باقاعدگی کے ساتھ ہر سال شعبان المعظم میں فیض بخش عام ہوتا ہے۔ جامعہ رضویہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ

☆ جب حضور سیدی محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے لائلپور فیصل آباد میں جلوہ آرائی فرمائی حضور امیر ملت محدث علی پوری علیہ الرحمۃ کو معلوم ہوا تو حضرت سخت علیل تھے لیکن علالت ضعیف نقاہت کے باوجود اسٹیشن لائلپور سے چارپائی پر جامعہ رضویہ میں حضرت قبلہ شیخ الحدیث کو ملنے آپ کی حوصلہ افزائی فرمانے تشریف لائے تھے۔

☆ جب حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے جامعہ رضویہ مظہر اسلام قائم فرمایا تو بغیر طلب کئے اپنے طور پر سب سے پہلا عطیہ خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہ اعظم علامہ پیر مفتی محمد شریف صاحب نقشبندی قادری رضوی محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عطا فرمایا تھا اور تہنیتی مکتوب ارسال فرمایا۔ ☆ یہ بھی ایک تاریخی ریکارڈ ہے کہ پاکستان میں آمد کے بعد پاکستان کے دوسرے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے حضرت محدث اعظم کو کراچی کا پرائم منسٹر ہاؤس یا سیکرٹیریٹ کی جامع مسجد کی امامت کیلئے دعوت دی تھی مگر حضرت ممدوح نے قبول نہ فرمائی۔

☆ حضرت اقدس ممدوح معظم سرکار محدث اعظم علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے کہ لائلپور کپڑے کی منڈی ہے لوگ کپڑا لینے آتے ہیں لائلپور کریانہ کی منڈی ہے گوشکر کی منڈی ہے لوگ یہاں یہ مال لینے کیلئے آتے ہیں۔ لائلپور مویشیوں کی منڈی ہے۔ لوگ گائے بھینس گھوڑے لینے کیلئے آتے ہیں۔ اب ماشاء اللہ بفضلہٖ تعالیٰ جامعہ رضویہ لائلپور علماء کی منڈی ہے احباب اہلسنت یہاں علماء و خطباء لینے کیلئے آتے ہیں۔

☆ یادگار رضا پاکستان جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے سالانہ جلسوں کی ایک شان ہوتی ہے سیدنا حضرت صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے عہد حیات ظاہری میں جو اکابر و اعاظم علماء و مشائخ تشریف لائے یا لاتے تھے اُن کے دیدار کو آج آنکھیں ترستی ہیں۔ برادرزادہ و خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا علامہ حسنین رضا خاں بریلوی برادرزادہ و خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا حکیم حسین رضا بریلوی۔ نبیرہ و خلیفہ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم علامہ شاہ محمد

ابراہیم رضا جیلانی بریلوی۔ امام المتکلمین علامہ ابوالحامد سید
محمد اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی۔ مفتی اعظم پاکستان علامہ
ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی شیخ الحدیث حزب الاحناف
لاہور، حضرت پیر سید طاہر علاؤ الدین قادری بغدادی، حضرت
علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری شیخ الحدیث امجدیہ کراچی، غزالی
زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی، شیخ القرآن علامہ عبدالغفور
صاحب ہزاروی، خطیب اعظم علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد
قادری رضوی بانی و اولین صدر مرکزی جمیعت العلماء
پاکستان، شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، حضرت
صاحبزادہ مخدوم سید محمد معصوم شاہ قادری داتا دربار لاہور، رئیس
الخطباء مولانا شاہ عارف اللہ قادری رضوی، فخر المشائخ الحاج
میاں علی محمد خاں صاحب لیسی شریف پاک پتن شریف،
حضرت میاں پیر جمیل احمد شرقپوری، استاذ العلماء علامہ مفتی محمد
تقدس علی خان صاحب بریلوی صدر جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ،
خلیل العلماء علامہ مفتی محمد خلیل احمد خاں برکاتی مارہروی،
حضرت علامہ ابوالنور مولانا محمد بشیر احمد کوٹلوی، علامہ قاری مفتی
محبوب رضا خان بریلوی، فقیہہ العصر علامہ مفتی محمد اعجاز ولی
الرضوی بریلوی، مولانا علامہ غلام علی صاحب اوکاڑوی، علامہ
محمود احمد رضوی شارح بخاری، استاذ العلماء علامہ سید جلال
الدین شاہ صاحب بھکی، شیر اہلسنت علامہ مولانا محمد عنایت
اللہ سانگلہ ہل، خطیب پنجاب مولانا غلام دین صاحب لاہور،
مجاہد ملت علامہ محمد عبدالحامد قادری بدایونی، ملک المدرسین
استاذ العلماء علامہ عطا محمد صاحب بندیالوی، بلبل سندھ علامہ
قاضی دوست محمد صاحب لاڑکانہ، پیر طریقت علامہ قاری مفتی
محمد مصلح الدین صدیقی کراچی، حضرت علامہ مفتی محمد ظفر علی
نعمانی رضوی مہتمم دار العلوم امجدیہ کراچی، استاذ العلماء علامہ
محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی قصوری، حضرت علامہ مولانا محمد
باقر صاحب نوری بصیرپوری، خطیب ذیشان علامہ سید غلام محی
الدین گیلانی اوکاڑہ، خطیب ملت مولانا قاری محمد مطیع الرضا
لال کرتی راولپنڈی ، علامہ عبدالسلام باندوی وغیرہم
قدست اسراہم، ناظم اسٹیج عموماً علامہ مفتی ظفر علی نعمانی، علامہ
مفتی ابوداؤد محمد صادق قادری عالمی مبلغ اسلام علامہ محمد ابراہیم
خوشتر ہوتے تھے۔

اساتذہ ومدرسین: اُس زمانہ کے قابل فخر اساتذہ وعبقری
مدرسین میں خود بدولت سلطان العلوم تاجدار مسند تدریس
استاذ الاساتذہ محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث
علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب محدث بریلوی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ استاذ العلماء علامہ ولی النبی صاحب، شیخ المعقول
استاذ العلماء علامہ غلام رسول رضوی، شیخ الحدیث وشارح
بخاری، استاذ العلماء مولانا حافظ محمد احسان الحق قادری
رضوی، مفسر قرآن علامہ ابوالشاہ مولانا محمد عبدالقادر قادری
رضوی احمد آبادی، استاذ العلماء علامہ ابوالانوار مفتی محمد مختار احمد
صاحب فاضل بریلی شریف دیال گڑھی، استاذ العلماء علامہ
مفتی ابوسعید محمد امین صاحب، استاذ العلماء علامہ مفتی محمد نواب

حضرات تشریف لا رہے ہیں تو فقیر کی کیا ضرورت ان لوگوں
نے پریشان ہو کر ہر ایک کو لکھا کہ ہم ایک کو بلانا چاہتے ہیں
بمبئی کے مناظرہ کیلئے حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے ہم دونوں کو ساتھ بھیجا تھا اور وہاں پہلے سے حضرت
شیر بیشہ سنت موجود تھے اور اس میں فن مناظرہ کے متعلق
خوب خوب گفتگو رہتی تھی۔ ان کی سلامت روی دینداری اور
ذوق وشوق کا یہ عالم تھا کہ چند لمحات کے لیے بھی اپنا کوئی وقت
بیکار جانے دینا نہیں چاہتے تھے چند منٹ اگر کوئی کسی اور بات
میں مشغول کر لیتا تو پریشان ہو جاتے۔ فرماتے بھئی بہت
وقت ضائع ہو گیا ایک دفعہ ایسے موقع پر کسی نے کہا تھا کہ آپ
کے یہاں تھوڑی دیر جو بہت وقت قرار پاتا ہے تو گھنٹہ کتنی دیر کا
ہوتا ہے؟ تو آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ ۱۵ منٹ گھنٹہ سمجھ لیجیے یہ
بہت ہے پنجگانہ نماز کے لیے مسجد جا کر کبھی جماعت میں تاخیر
پاتے تو وظیفہ پڑھتے رہتے یا کتاب کے مضامین کو غور کرتے
رہتے کتاب دیکھنے کے لیے بے چینی ہوتی تو ٹہلنے لگتے اس
قدر کتب بینی کرتے تھے اور اتنی عبارتیں یاد تھیں کہ ہم لوگوں
نے ان کا نام کتب خانہ رکھ دیا تھا۔ ذہانت ومتانت سے ان کی
کدوکاوش از حد بڑھی ہوئی تھی فقیر کو یہ خیال نہیں آتا کہ کبھی
کوئی مذاق کا جملہ اُن سے سنا ہو وہ مذاق سے بالکل نا آشنا
معلوم ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے والہانہ عقیدت ومحبت ہے کیا آپ اُن کے مرید
ہیں؟" تو جوشِ عقیدت میں بے خیالی سے کہ گئے کہ اسے
مرید کیا کہتے تو میں تو امرد ہوں" طلباء نے کچھ جملے کہے تب
اُن کی سمجھ میں آیا اور جھینپ گئے۔ پہلے ان کو بیعت ایک پنجابی
بزرگ سے تھی جن کا اسم گرامی فقیر کو یاد نہیں آتا غالباً وہ حضرت
صوفی محمد حسین صاحب مراد آبادی قادری چشتی علیہ الرحمہ کے
خلیفہ تھے لیکن ہمارے حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
رنگ بہت زیادہ غالب تھا بظاہر حضرت کی محبت میں وہ شدھر
گئے اور کچھ کے کچھ ہو گئے لیکن فقیر کے خیال میں حضرت کی
قادر نظر کچھ ایسی گہری پڑ گئی کہ اس نظر کیمیا اثر نے ان کو
جوہر الجواہر بنا دیا اس موقع پر حضرت بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو
دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک منقول شعر یاد آتا ہے

اگر از جانب معشوق نباشد کششے
کوشش عاشق بیچارہ بجائے نہ رسد

حق ہے۔ آناں کہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

اپنے قیام پاکستان کے متعلق جگہ کی تشخیص کا خیال
ہوا تو حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے استرشاد
فرمایا تو حضرت نے لائلپور کی طرف اشارہ فرمایا وہاں ہزاروں
مخالفتوں اور عوائق کے باوجود اس طرح جم گئے کہ اس وہابیت
نگر کو سنیت آباد بنا کر چھوڑا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی
اللہ تعالیٰ عنہ وارضی عنا کے دونوں صاحبزادگان کے حضرت
محدث پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان سراپا برکت نشان تھے
ایک تن تنہا اور بے سروسامان کا سلف صالحین کے پیروی میں
اجنبی جگہ جا کر مقیم ہو جانا اور مختصر عرصہ میں دین متین کو اس
طرح عروج دینا کہ ایک زبردست دار العلوم کا قیام ہو جائے
اور ہزاروں اُن سے مستفیض ہوں ایک امر غریب ہے اور سنا
ہے کہ مدرسہ میں لاکھوں روپے کی رقم موجود ہے۔ آخر میں
اظہار مقبولیت کا ایک زبردست کرشمہ دیکھیے کہ جنازہ میں
لاکھوں کا اژدہام رہا ایسے ہی لوگ موت العالم اور موت العالم
ثلمۃ فی الدین کے مصداق ہوتے ہیں جی چاہتا ہے کہ اپنے
حضرت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر اخیر میں درج کروں

موت عالم موت عالَم ثلمۃ دینِ نبی
جان تو جانِ جہاں جانِ جہاں بر تو نثار

آفتابِ علم و معرفت

رئیس المناظرین مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب محدث الہ آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

محب عزیز! السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہٗ جناب کے برائے دریافت احوال حضرت مولانا شاہ سردار احمد صاحب محدث پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان موصول ہوئے فقیر کے ایسے بے قلم اور بے زبان شخص سے ایسے امر اہم کی امید کیسے متوقع ہو سکتی ہے؟ خصوصاً جبکہ پریشانیاں اور آلام زندگی کی از حد مکدر ہو چکے ہوں آپکے اصرار چند غیر مرتب سطریں حوالہ قلم کرتا ہے۔

حضرت محدث پاکستان علیہ الرحمۃ و الرضوان ابتدائی حالت میں ایک انگریزی داں غالباً میٹرک پاس (سٹوڈنٹ تھے مرشد برحق حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورہ پنجاب میں زیارت سے مشرف ہوئے اس سے کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ نہایت والہانہ طور پر بریلی شریف حاضر ہوئے اور دینیات کی طرف متوجہ ہو کر تحصیل علوم دینیہ شروع کر دی۔ اجمیر شریف کی حاضری کے زمانہ میں فقیر سے ملاقات ہوئی اور وہیں کچھ قریب سے احوال کا مطالعہ کیا اس کے علاوہ متعدد مناظروں میں ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا۔ بریلی شریف کے مناظرہ میں فقیر صدارت کر رہا تھا وہابیوں کی طرف سے کوئی فیض آبادی مولوی صاحب صدارت کر رہے تھے مولوی منظور کی زبوں حالی اس صدر کی وجہ سے اور بڑھ رہی تھی اتنے میں مولوی اسمٰعیل سنبھلی آگئے وہابیوں کی طرف سے تبدیل صدارت کا اعلان ہوا اس پر فقیر نے کہا کہ اگر آپ لوگ اپنے صدر کو نالائق قرار دیں تو ہمیں کوئی عذر نہیں اس پر وہابیوں نے غوغا مچایا کہ ہمارے صدر کی توہین ہو رہی ہے فقیر نے کہا اگر نالائق نہیں ہیں تو مت الگ کیجئے وہ تو ایک وہابیوں کے لیے سانپ کے منہ میں چھچھوندر کا معاملہ تھا ساکت ہو کر صدارت بدلی۔ مولوی اسمٰعیل ہی کہاں تک سنبھال سکتے تھے۔ من یصلح العطار ما اخذ الدھر جان بچانے کے لیے مولوی منظور سنبھلی نے کہا کہ آپکے امیر مینائی نے امیر اللغات میں ایسا کے معنے اتنا اور اس قدر بھی لکھا ہے اور یہاں حفظ الایمان کی عبارت میں ایسا کے معنی اور اس قدر ہے اس پر حضرت محدث علیہ الرحمہ نے کچھ علمی گفتگو شروع کی اس میں فقیر نے صرف اتنا اشارہ کیا کہ اس سے ہی کون سے اچھے معنی پیدا ہوئے جاتے ہیں جو کفری نہ ہوں اور توہین سے نکل جائے مفسر کی تفسیر کو رکھ کر دیکھ لیں۔ اس پر جو حضرت محدث علیہ الرحمہ نے جم کے وار کیا وہ وار نیا نرالا تھا۔ تفصیلی کیفیت روداد سے معلوم ہو سکے گی۔

ضلع اُناؤ کے مناظرہ میں عجیب لطیفہ ہوا تھا۔ فقیر اور حضرت شیر بیشہ سنت اور محدث علیہما الرحمہ والرضوان کو مدعو کیا تھا اور ہر ایک کو لکھا کہ دوسرے دو حضرات بھی مدعو ہیں اور عجب اتفاق کہ ہم لوگوں میں سے ہر ایک نے جواب دیا کہ وہ دونوں

رضویہ سے فارغ التحصیل ہو کر رخصت ہو رہے ہیں ہم انشاء اللہ دیکھیں گے کہ آپ اپنے اپنے علاقوں میں کس طرح دین کا عقیدہ و مسلک کا کام کرتے ہیں آپ لوگوں کو چاہیے کہ شیر دل بن کر تبلیغ دین کے میدان میں آئیں اور پوری جانفشانی کے ساتھ دین پاک اور مذہب مہذب مذہب حق اہلسنت کی تبلیغ و اشاعت کریں بے دینی بد مذہبی باطل پرستی کا رد و ابطال و سرکوبی و بیخ کنی کریں آپ جو کچھ بیان کریں اس کی دلیل اور ثبوت و حوالہ جات آپ کے پاس ہونے چاہیں۔ یاد رکھو اب آئندہ زندگی میں ایسے مواقع بھی پیش آئیں گے کہ نفس پرست دنیا دار لوگ اپنی خواہش نفس کے مطابق اور سنت و شریعت کے خلاف آپ سے فتوے لینے کی کوشش کریں گے اس سلسلہ میں آپ پر رُعب بھی ڈالا جائے گا اور لالچ بھی دیا جائے گا۔ آپ پر لازم ہے ایسی باتوں کی ہرگز ہرگز پرواہ نہ کریں حق پر قائم رہیں حق کا اعلان کریں دین کے تحفظ، ناموس رسالت کی خاطر کسی قربانی سے دریغ نہ کریں علماء کا کام ہے وہ دین کا پہرہ دیں خلاف شریعت کاموں سے روکیں عقیدہ و مسلک کی حفاظت کریں کلمہ حق بلندی کریں۔ آپ دین کے پہرے دار چوکیدار ہیں جو پہرے دار چوکیدار چوروں ڈاکوؤں سے مل جائے چوروں کی حوصلہ افزائی کرے ایسا پہرے دار غدار ہے اور جو دین کا پہرے دار عالم دین بدمذہبوں بے دینوں سے مل جائے شرعی مجرموں کی حوصلہ افزائی کرے اور خوشنودی حاصل کرے وہ مولوی بھی دین اسلام کا غدار ہے۔

حدیث شریف میں ہے "من التمس رضی اللہ یسخط الناس کفاہ اللہ و موتۃ الناس ومن التمس رضی اللہ الناس یسخط اللہ وکلۂ اللہ الیٰ الناس (الحدیث) یعنی جس نے لوگوں کا ناراض کر کے اللہ کو راضی کر لیا اللہ تعالی اُسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھنے کیلئے کافی ہے اور جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کیا اللہ تعالی اپسے اپنی نصرت اور حفاظت سے محروم فرما دے گا اور لوگوں کو اس پر مسلط کر دے گا۔ اللہ تعالی نے اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ وطفیل سے آپ کو دین حق اسلام و سنت پر استقامت کا وافر حصہ عطا فرما کر اپنی حفاظت میں لے لیا تھا۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کے دار العلوم کو مخدوم اہلسنت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کے دور میں اب مخدوم اہلسنت مولانا صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی سلمہ کے زیر اہتمام جامعہ رضویہ مظہر اسلام ترقی کی شبانہ روز منزلیں طے کر رہا ہے۔

سوتوں کو جگایا اور مستوں کو ہوشیار کیا
ہم خواب میں تھے محدث اعظم تو نے ہمیں بیدار کیا

سر سردار پر غوث و رضا کا سایہ تھا
صدر الشریعہ و مفتی اعظم نے جسے مسند پہ آبٹھایا تھا

ارشادات وفرمودات

امام اہلسنت نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ازافادات ضیغم اہلسنت علمبردار مسلک اعلیٰحضرت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

اُن کے ارشادات عالی بعد اُن کے دیکھئے
رہبری کو اپنی ہیں گو رہبر پردے میں ہے
یسی روپوشی کے صدقے ایسے پردے پر نثار
چاندنی پھیلی ہوئی ہے اور قمر پردے میں ہے

فرمایا! حدیث پاک کی نو اقسام ہیں حضور نبی اکرم رسول م صلی اللہ علیہ وسلم کا قول، فعل، تقریر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ کا قول وفعل وتقریر تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول و تقریر

رمایا! احادیث مبارکہ کی ۳۸۰ کتب ہیں یہ ساری لتی بھی نہیں .... لہذا اجب تم سے کوئی احادیث کے سوال کرے تو یہ مت کہو یہ حدیث کسی کتاب میں نہیں لہ یوں کہو کہ میرے علم میں نہیں میری نظر سے نہیں یں نے نہیں پڑھی۔

یا! وہابیوں دیوبندیوں نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہ کی طرف البلاغ المبین کی غلط نسبت کی ہے اور ہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تفسیر عزیزی میں وما اھل بہ لغیر اللہ کی تفسیر میں بھی خیانت کر کے چھپوائی ہے اور فتاویٰ عزیزیہ میں بھی کتر بیونت اور افراط وتفریط سے کام لیکر خیانت کی۔ فرمایا حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشرکیں سے مدد نہیں لی تھی ملاحظہ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۸۔ لہذا حربی مشرک سے مدد نہیں لے سکتے۔ مگر سعودی نجدی وہابی برطانوی مشرکین نصاریٰ کی مدد سے حرمین طیبین پر قابض ہوئے اور کانگریسی دیوبندی وہابی مولوی ہندو کانگریس اور نہرو گاندھی سے مدد لیتے رہے ہیں۔

فرمایا! وما تقدم من ذنبک وما تاخر الایہ میں ما تقدم من ذنبک سے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توبہ قبول کرنا مراد ہے اور ما تاخر سے آپ کی اُمت کے گناہ معاف کرنا مراد ہیں (دیکھو بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۶۸۵) حاشیہ ۶)

فرمایا! حیات الاموات میں ہے کہ پانچ سو نصوص سے ثابت ہے۔ کہ حیوانات کو علم ہے نیز دیکھو بخاری شریف جلد ۲ ص ۷۸۰ حاشیہ ۷) وحاشیہ جلالین کے تحت نملۃ یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم الخ تفسیر روح البیان کے تحت ک

قدعلم صلوٰتہ و تسبیحہ۔ فرمایا تفسیر روح المعانی علامہ امام آلوسی میں ہے ولکل وجھۃ ھو مولیھا تحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے حبیب! میرا قبلہ تو ہے یعنی جو چیز پیدا فرماتا ہوں ترے لیے۔ فرمایا روایت میں جس جگہ صرف عبداللہ سے روایت ہو وہاں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد ہونگے فرمایا تعین یوم پر تعین وقت پر نجدی وہابی اعتراض کرتے ہیں تو اُن سے پوچھو کہ بتاؤ کونسی حدیث میں ہے کہ دن کے ایک بجے ظہر یا جمعہ کی جماعت کھڑی کرو۔

فرمایا! فقیر رہتا تو گول باغ میں ہے پر فقیر کا عقیدہ و مسلک گول مول نہیں ہے۔ فرمایا! میرا عقیدہ اور مذہب فٹ بال نہیں ادھر سے ٹھوکر لگی اُدھر گیا اُدھر سے ٹھوکر لگی اِدھر آیا۔ فرمایا الحمدللہ میرا یہ ہاتھ آجتک کسی بدمذہب کے ہاتھ میں نہیں گیا۔ جس کا ہاتھ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ہو کسی بے دین بدمذہب کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں جاسکتا۔

☆ ایک بار بعض صلح کلی گول مول عناصر ایک مشترکہ جلسہ میں شرکت کی دعوت دینے آئے اور عرض کیا صدر آپ ہوں صدارت آپ کریں گے۔ آپ نے برجستہ فرمایا فقیر ایسے مشترکہ جلسوں کی صدارت نہیں کرتا۔ سدا رد کرتا ہے۔

☆ ایک بار ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور ہمارے محلّہ میں ایک غریب دیوبندی وہابی رہتا ہے۔ بہت غریب ہے تنگ دست ہے۔ کیا اُس کو زکوٰۃ صدقہ فطرہ دے دیا کریں؟ فرمایا توبہ نہیں کرتا؟ عرض کیا حضور سخت بے ادب گستاخ ہے توبہ نہیں کرتا۔ فرمایا کیا اُس کو پالنا ہے بے ادبیاں گستاخیاں کرتا رہے؟

☆ جس کے سر پر انگریزی طرز کے بال بنے ہوئے دیکھتے تو فرماتے مسلمان کا سر تو اس قابل نہیں اس پر انگریزی بال ہوں"۔

☆ جس کسی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی ملاحظہ فرماتے تو کہتے سونا مرد کیلئے منع یہ انگوٹھی گھر دے دو جس کسی کے ہاتھ میں تانبے پیتل کی انگوٹھی دیکھتے فوراً اتروا دیتے فرماتے اس کو گندے نالے میں ڈال دو۔ بڑے بڑے روساء و اُمراء سے بھی تب مصافحہ فرماتے جب ناجائز انگوٹھیاں اتروا دیتے۔

☆ ایک بار غالباً ڈنگہ سے دعوت دینے کیلئے کچھ احباب علماء حاضر ہوئے وہاں کے مخصوص حالات اور کیفیات کے باعث حضرت صاحب، ممدوح معظم نے دعوت قبول فرمالی۔ دعوت دینے والے ایک صاحب نے عرض کیا حضور کھانے میں کیا پسند فرمائیںگے؟

فرمایا میرے لیے گندم کی سادہ روٹی دو مرچوں کی چٹنی اور نلکے کا سادہ پانی کافی ہے۔

☆ درس و تدریس میں شبانہ روز مصروفیات کے باعث بیرونی جلسوں میں بہت ہی کم جاتے تھے۔ کئی بار مشاہدہ ہوا دعوت دینے والے حضرات کو فرماتے بندہ خدا فقیر کو زیب نہیں دیتا ان ستر اسی طلباء درجہ حدیث کا تعلیمی نقصان کروں ان کو چھوڑ کر دعوتیں کھاتا پھروں اور جب کبھی کہیں جانا پڑتا تو جلد

مراجعت فرماتے اور بہت بار مشاہدہ ہے جس وقت بھی بیرونی جلسے سے واپسی ہوتی فوراً دارالحدیث میں رونق افروز ہوتے اور قصیدہ بردہ شریف کے بعد درس حدیث پاک کا آغاز ہو جاتا بسا اوقات رات کو واپسی ہوتی دن میں اسباق کا ناغہ ہوتا تو رات کو درس حدیث شریف شروع فرمادیتے اور یہ مبارک سلسلہ رات گئے تک جاری رہتا جب بعض طلباء درس کے دوران سونے یا اونگھنے لگتے تو فرماتے کیا ٹائم ہے؟ طلباء عرض کرتے حضور ایک بجا ہے۔ تو فرماتے بندہ خدا ابھی تو ایک ہی بجا ہے اور تم لوگ ابھی سے سونے لگے۔ فقیہ العصر علامہ مفتی محمد مجیب الاسلام نسیم اعظمی شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ اعظم گڑھ یوپی راوی ہیں ایک بار بیرونی دورہ سے تشریف لائے شدید گرمی کا موسم تھا چہرہ صعوبت سفر سے کملایا ہوا تھا ہم نے سامان اٹھا کر کمرہ میں پہنچا دیا حضرت درس گاہ میں رونق افروز ہوئے مجھے عبارت پڑھنے کا حکم دیا درس وتدریس کا آغاز ہوگیا ہم طلباء چاہتے تھے کہ حضرت آرام فرمالیں سفر سے تشریف لائے ہیں ہماری محبت وعقیدت کا تقاضہ تھا حضرت آرام فرما لیں لہذا ابھی حدیث شریف پر تبصرہ فرمارہے تھے میں نے سوال کیا حضرت نے جواب دیا میں نے اس جواب پر اعتراض کیا اور سوال وجواب کا یہ سلسلہ کچھ دیر جاری رہا۔ میرا رجحان طبع سمجھ گئے فرمایا تمہارا یہ خیال ہے اگر یہ ہے تو قلب وجگر کو مجتمع کر کے اس حدیث پاک پر مختصر گفتگو سن لو اور پھر جو چاہو اعتراض کر و یہ سن کر ندامت سے میرے بدن پر جھرجھری چھا گئی حضرت محدث اعظم نے ایک گھنٹہ مدلل وتحقیقی گفتگو فرمائی اور شارحین کے اقوال کے انبار لگا دیئے نتیجتاً میرے سارے سوالات غبار بن کر اڑ گئے میرے لب حضرت کے ہاتھ چوم رہے تھے اور حضرت کے لب میرے لیے دعا کر رہے تھے۔

☆ ایک بار لاکھپور میں مودودیوں کا بڑا جلسہ ہوا جس میں بانی جماعت ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت کو خطاب کرنا تو اس جماعت کا ضلعی امیر جناب مختار انور صاحب ایڈووکیٹ اور چند دیگر سنی وکلا کو لیکر حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں دعوت دینے حاضر ہوئے انہوں نے چھپا ہوا دعوت نامہ پیش کرتے ہوئے کہا یہ جلسہ اسلامی قانون کے نفاذ کے سلسلہ میں ہے مودودی صاحب خود خطاب کریں گے آپ اس جلسہ میں ضرور شرکت فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر میں جلسہ میں آؤں گا تو مودودی صاحب سے وہ سوالات کروں گا جو ان سے ہمارا دینی مذہبی اصولی اختلاف ہے۔ جماعت کا ضلعی امیر کہنے لگا اچھا حضور پھر آپ تشریف نہ لائیں۔

☆ کچھ دیوبندی وہابی کانگرسی احراری قسم کے مولوی صاحبان چوہدری محمد عمر ایڈووکیٹ چوہدری مختار اور ایڈووکیٹ وغیرہ وکلا کو ساتھ لیکر آئے اور ختم نبوت کانفرنس کا بہانہ بنا کر دعوت دی اور عرض کیا حضور صدر آپ ہوں گے صدارت آپ کریں گے۔ حضرت قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے فرمایا آپ اپنے اکابر کی گستاخانہ کتابوں (تحذیر الناس

حفظ الایمان، براہین قاطعہ ....) کی توہین آمیز عبارات سے توبہ کرلیں۔آپ صدر بن جائیں آپ صدارت کریں یہ فقیر آپ کا کارکن اور رضا کار ہوگا وہ خاموشی سے اُٹھ کر چلے گئے۔

☆ ایک بار رات کو اندرون شہر لائلپور کسی محلہ میں میلاد شریف کا اجتماع تھا واپسی پر تانگہ کا انتظار تھا ایک تانگہ والا آیا۔اور پوچھا کہاں جانا ہے؟ فرمایا محلہ سوداگراں یہ بریلی شریف میں سیدنا اعلیحضرت قدس سرہٗ کے محلہ کا نام ہے پھر فرمایا بندہ خدا فقیر تو بریلی شریف کے تصور میں تھا۔

☆ ایک بار ایک طالب علم مہمانوں کے لیے رات کے وقت چائے لینے گیا اور کافی دیر میں آیا حضرت قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمتہ نے فرمایا کیا یہ چائے کتب خانہ سے لائے ہو؟ کتب خانہ بریلی شریف کے ایک علاقہ اور بازار کا نام ہے جب آپ بریلی شریف دار العلوم منظر اسلام میں شیخ الحدیث تھے تو کتب خانہ بازار سے چائے آتی تھی۔فرمایا بندہ خدا فقیر تو بریلی شریف کے خیال میں تھا فرمایا۔ جو مولوی سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ العزیز کے مسلک کے مقابلہ میں اپنی تحقیق پر اتراتا ہے وہ محقق نہیں مجہول ہے یہ اُس کی تحقیق نہیں تجہیل ہے۔

☆ کراچی کرنل شاہ کے پرائیوٹ ہسپتال میں زیر علاج تھے اکثر فرماتے یہ سمندر کی طرف والی کھڑکی کھول دو مجھے اس طرف سے بریلی شریف کی خوشبو آتی ہے۔

☆ فرمایا اور بار بار فرمایا مجھے بریلی شریف کا پانی پینے کو مل جائے تو میں صحت یاب ہو جاؤں۔

☆ ایام علالت میں جب استغراق کی کیفیت میں آپ کے منہ میں پانی غذا یا دوا ڈالی جاتی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا بھول جاتے تو آپ دوا اور غذا باہر نکال دیتے اور دوا اور غذا ڈالنے والا بسم اللہ شریف پڑھ لیتا تو دوا یا غذا کھا پی لیتے۔

☆ ایک بار حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت ہو رہی تھی جب نعت خواں نے مولانا صوفی جمیل الرحمٰن رضوی بریلوی علیہ الرحمتہ کا یہ شعر پڑھا۔

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

فرمایا! مولوی معین۔ (تلمیذ و خادم خاص) یاد رکھنا میرے کفن پر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی ضرور لکھنا چنانچہ شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمتہ نے کفن پر یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی لکھا اور مولانا معین الدین شافعی بھمیروی علیہ الرحمتہ نے یا غوث الاعظم دستگیر لکھا۔ بوقت وصال حاضرین نے دیکھا سنا زبان مبارک سے اللہ ہو۔اللہ ہو کا مبارک وظیفہ اور ورد جاری تھا اور چہرہ مبارکہ پر خوشگوار تبسم اور حسین مسکراہٹ تھی۔

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دُلہن بن کے قضا آئی ہے

این ماتم سخت است

خلیفہ و برادر زادۂ اعلیٰحضرت خلف گرامی مولانا حسن رضا فاضل جلیل علامہ وقت مولانا حسنین رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

محدث اعظم مولانا سردار احمد صاحب کی مختصر زندگی اپنے اندر حیرت انگیز کرشمے رکھتی ہے وہ ضلع گرداسپور میں موضع دیال گڑھ کے ساکن تھے غالبًا میٹرک پاس کر چکے تھے اور ایف۔ اے میں داخلہ کی تیاری کر رہے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ لاہور میں حزب الاحناف کے اجلاس ہو رہے تھے حضرت مولانا سید دیدار علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کے صاحبزادگان کی انتھک کوششوں سے یہ اجلاس بہت کامیاب ہوئے ان حضرات کی دعوت پر مشرقی بنگال سے صوبہ سرحد تک کے اکثر علماء و مشائخ حزب الاحناف کی شرکت کے لے لاہور پہنچ گئے تھے اجلاس بہت کامیاب رہے۔ علماء و مشائخ کا ایسا عظیم اجتماع اب تو کیا ہوتا پہلے بھی کہیں نہیں دیکھا۔ ہمارے ایک پر مذاق دوست نے اس اجلاس کو اپنی تحریر میں علماء و مشائخ کی آل انڈیا نمائش سے تعبیر کیا تھا۔ اس سے اندازہ کر لیجیے کہ جو پنڈال علماء و مشائخ کی نشست کے لیے تیار کیا گیا تھا وہ بھی ناکافی ثابت ہوا۔ ان اجلاسوں کی عالمگیر شہرت نے پنجاب اور سرحد کی دنیا کو اپنی طرف بہت زیادہ متوجہ کر لیا تھا۔ مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں کے علاوہ عام مسلمان حتی کہ اسکولوں اور کالجوں کے لڑکے بھی ان اجلاسوں میں بصد شوق شرکت کرتے تھے ان شرکاء میں سے ایک طالب علم مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تھے جن کی دوران اجلاس میں حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نظر انتخاب پڑی یہ وہیں جلسہ گاہ میں حضرت حجۃ الاسلام سے ملے اور پھر اُن کی قیامگاہ پر بار بار ملے ان کو اس مجمع میں اس وقت تو حضرت حجۃ الاسلام کے خداداد حسن صورت نے اپنی طرف راغب کر لیا تھا پھر بار بار کی حاضری اور ملاقاتوں میں حضرت حجۃ الاسلام کے حسن سیرت نے مولانا سردار احمد صاحب کو بالکل مُوہ لیا حضرت حجۃ الاسلام کو بات چیت سے معلوم ہوا کہ مولانا سردار احمد صاحب انگریزی کے طالب علم ہیں اور ابھی اسی تعلیم کو جاری رکھنے کا ارادہ ہے اس پر انہیں تحصیل علم دین کی

پاکستان پہنچ کر آپ کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوا: اب آپ کچھ روز رہے اسی دوران میں انہوں نے ساروکی سے حضرت مفتی اعظم رحمہ کو خط لکھا اور اپنے قیام کے لیے جگہ تجویز فرمانے کی درخواست کی حضرت مفتی اعظم رحمہ نے ان کے قیام کے لیے لائل پور تجویز فرمایا چنانچہ مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے چون و چرا لائلپور آ گئے وہاں ایک اُجڑے ہوئے باغ میں فرش زمین پر بستر لگا دیا جہاں آسمان ہی چھت کا کام دے رہا تھا۔ آج اُسی جگہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی شاندار عمارتیں بنی کھڑی ہیں اور ایک بہت بڑی جامع مسجد کی حضرت مولانا سردار احمد صاحب تعمیر شروع کر چکے تھے جو بن چکی ہوگی یا شاید زیر تعمیر ہو۔

لائل پور ایک نو آباد شہر ہے جو لائل نامی ایک انگریز نے آباد کیا تھا اس میں قبل تقسیم ہندوؤں، سکھوں، غیر مقلدوں وہابیوں کی زیادہ آبادی تھی۔ ہندو اور سکھ تو ہندوستان آ گئے وہاں کچھ مہاجرین پہنچ گئے تھے جو بڑی کسم پرسی کے عالم میں تھے ایک ایسی جگہ ایک صحیح العقیدہ سنی عالم کا قیام اور وہ بھی بالکل ویرانے میں کسی طرح خطرہ سے خالی نہ تھا۔ چنانچہ اس دور میں آپ کے طلبہ (جو گجرات اور ساروکی وغیرہ سے ساتھ ہو لیے تھے) آپ کو اپنے حلقہ میں سلاتے تھے اور خود ارد گرد سوتے تھے۔ ہر طرف اغیار ہی نظر آتے دور تک اپنا کوئی نظر نہ پڑا اسی لائل پور کو آج دیکھیے کہ وہ اس وقت بفضلہ تعالیٰ پاکستان میں سنیت کا مرکزی نقطہ بن چکا ہے اسی لائل پور میں آج سنیت کا دور دورہ ہے۔ (محدث اعظم پاکستان) کا بریلی میں دور تعلیم اور ایسی تیز ترقی وہ اگر ایک چھوٹا طلسم تھا تو لائل پور میں آ کر خود لائل پور اور پھر سارے پاکستان میں جو حالات رونما ہوئے وہ بڑے بڑے طلسمات کا مجموعہ ہیں۔ اب جو حضرت محدث اعظم پاکستان کی سوانح حیات لکھے گا وہ ان طلسمات کی نقاب کشائی کر دے گا۔

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰحضرت قدس سرالعزیز کے نادیدہ عاشق تھے انہوں نے سنیت کی تبلیغ کے ساتھ اہل پاکستان کے دلوں میں اعلیٰحضرت قبلہ سے محبت کا بے حد جذبہ پیدا کر دیا ہے۔

اہمیت اور فضیلت ایسے دل آویز طریقہ سے سمجھا دی کہ وہ انگریزی تعلیم سے متنفر ہو کر تحصیل علم دین کے لیے تیار ہو گئے۔ وطن جا کر اپنے سرپرستوں سے تحصیل علم دین کی اجازت بھی جلد ہی لے لی اور لاہور سے حضرت حجۃ الاسلام کے ساتھ ہی بریلی آ گئے یہاں آ کر تحصیل علم دین کا دور شروع ہوا۔ حضرت مفتی اعظم نے بہ نفس نفیس اُن کی تعلیم میں بہت زیادہ مدد دی۔ حضرت حجۃ الاسلام کو بھی اُن کی تعلیم کی طرف خاص توجہ رہی وہ بھی بہت جلد علم کی منزلیں طے کرتے چلے گئے۔ اساتذہ کے خلوص اُن کی محنت اور طلب صادق نے جلد ہی اُنہیں اس قابل کر دیا کہ وہ بڑی جماعت میں حضرت صدر الشریعہ کے حلقہ درس میں ایک ہونہار اور قابل طالب علم کی حیثیت سے شامل ہو گئے۔ جب حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دارالعلوم عثمانیہ اجمیر شریف میں مسند صدارت پر بلائے گئے تو بعد میں مفتی اعظم نے مولانا سردار احمد صاحب کو اجمیر شریف روانہ کر دیا کئی سال وہاں تحصیل علم میں مشغول رہے حتی کہ وہاں دستار بندی ہو گئی اس جماعت کا ہر فرد جید عالم ہوا۔ اس مبارک جماعت کے اکثر افراد بفضلہ تعالیٰ ابتک پاکستان و ہندوستان میں مسند صدارت پر رونق افروز ہیں اور اعلاء کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں۔ دستار بندی کے بعد اور سب نے اپنے وطن کی راہ لی مگر مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دار العلوم منظر اسلام بریلی میں تدریس اور حضرت مفتی اعظم کے پاس افتاء کا کام شروع کر دیا فتویٰ نویسی اور رد مرتدین انہیں حضرت مفتی اعظم کی نگرانی میں حاصل ہو گئے خالی وقت میں یہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے رسائل اور فتاویٰ دیکھا کرتے۔

یہ سب کچھ بہت تھوڑی مدت میں ہو لیا کہ جس شخص نے حزب الاحناف کے اجلاس کے بعد عربی شروع کی تھی وہ ساتھ آٹھ سال کی مدت میں منظر اسلام بریلی کا ایک بڑا اور قابل مدرس ہے اور رضوی دارالافتاء کا ایک ممتاز مفتی ہے اور منبر وعظ پر ایک خوش بیان واعظ ہے تو میدانِ مناظرہ میں ایک ماہر مناظر ہے وہ اس تھوڑی مدت میں اُس جگہ پہنچ گئے تھے جہاں ترقی کرنے والے بڑی کوشش سے بیس اور پچیس سال میں پہنچ پاتے ہیں۔ یہ مختصر مدت اور اتنی مختلف کامیابیاں یہ ایک طلسم تھا جو بریلی والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور یہ ایسی حیرت انگیز مثال تھی جو مدتوں سے نہ دیکھی تھی تقسیم ملک کے وقت وہ اپنے وطن موضع دیال گڑھ ضلع گُرداسپور گئے ہوئے تھے کہ ہندوستان کا بٹوارہ ہو گیا اور گُرداس پور کی وہ تحصیل جس میں دیال گڑھ واقع تھا ہندوستان میں شامل کر دیگئی وہاں جب بلوہ شروع ہوا تو انہیں بھی بڑی بے سروسامانی سے پاکستان کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔

حادثہ جانکاہ

از حافظ ملت جلالۃ العلم حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب مبارکپوری بانی جامعہ اشرفیہ علیہ الرحمۃ

ہزاروں سال نرگس اپنے بے نوری پہ روتا ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
قرنہا باید کہ تا یک کودک از علم وفن
عالم دانا شود یا شاعر شیریں سخن

زمانہ کروٹیں بدلتا رہتا ہے بہار وخزاں کے ہزاروں دور آتے جاتے ہیں مولائے کریم کے فضل وکرم کی بارش ہوتی ہے اس کا دریائے کرم موجزن ہوتا ہے تب کہیں کوئی باکمال ہستی ممتاز شخصیت وجود میں آتی ہے جو فضل وکمال کا آفتاب بنکر چمکتی اور ماہتاب بنکر دمکتی ہے اور اپنے فیوض وبرکات سے عالم کو فیضیات کرتی ہے عوام و خواص سب پر اس کا فیضانِ کرم ہوتا ہے سبھی اس سے مستفیض ہوتے ہیں مگر جب وقت آتا ہے تو وہ دوات مقدسہ آن واحد میں رخصت ہو جاتی ہیں اور ان کے وجود گرامی سے دنیا خالی ہو جاتی ہے وہ فضل وکمال کا آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور دنیا تاریک ہو جاتی ہے زمانہ اسی رفتار پر ہے العظمۃ اللہ والدوام والبقاء لہ تعالیٰ و تقدس

ابھی ہماری نظروں کے سامنے الحاج حضرت علامہ شاہ محمد سردار احمد صاحب قبلہ محدث اعظم پاکستان کے علم وفضل کا آفتاب اپنی پوری تابانی کے ساتھ روشن و درخشاں تھا عالم کو منور کر رہا تھا آپ کے فیوض وبرکات سے عالم فیضیاب تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے آن کی آن میں وہ ہم سے رخصت ہو گئے داغ مفارقت دے گئے آپ کی رحلت وہ حادثہ جانکاہ ہے جس نے شہر سونے کر دیے بستیاں سنسان کر دیں ہر جگہ سناٹا معلوم ہوتا ہے علم وفضل کا یہ آفتاب کیا غروب ہوا دنیائے اسلام میں صفِ ماتم بچھ گئی کہرام مچ گیا سکتہ کا عالم طاری ہوگیا العین تدمع والقلب یحزن وما نقول الامایرضیٰ بہ ربنا آنکھیں اشکبار ہیں دل غمگین ہیں زبانوں پر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون جاری ہے۔ رحلت کی خبر سے دارالعلوم اشرفیہ میں تعطیل کر دی گئی تعزیتی جلسہ منعقد ہوا ہر شخص غم واندوہ کا مجسمہ نظر آتا تھا آنکھیں اشکبار چہرے اُداس تھے اور کیوں نہ ہو حضرت موصوف علم وفضل کے آفتاب تھے زہد وتقویٰ کے ماہتاب تھے امانت ودیانت کے خورشید درخشاں تھے ہر کمال کے جامع تھے عالم دین تھے علامہ زمان تھے استاذ محترم حضرت صدر الشریعہ قبلہ علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ سے تھے علم وفضل زہد وتقویٰ میں حضرت قبلہ کے صحیح جانشین تھے جامع معقول ومنقول تھے ہر علم میں آپ کو کمال حاصل تھا بالخصوص فنِ حدیث میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا بلا مبالغہ آپ بخاری زماں تھے آپ کے درس وسیع میں درس حدیث کو امتیاز خصوصی حاصل تھا عالم حدیث تھے اس

کے ساتھ عامل حدیث تھے جو حدیث پڑھی اس پر پورا عمل کیا۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے ذرا غور کا مقام ہے۔

ترمذی شریف کی حدیث ہے طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الثلاثۃ الحدیث یعنی ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہو سکتا ہے اور دو کا تین کیلئے کافی ہو سکتا ہے اس حدیث پر حضرت علامہ موصوف نے پورا عمل کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب آپ دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف کے شیخ الحدیث تھے تو میں نے آپ کی خدمت میں ایک طالب علم حافظ محمد صدیق مرادآبادی کو تحصیل علم کے لیے روانہ کیا حضرت موصوف نے اس کو دار العلوم مظہر اسلام میں داخل کر لیا مگر اس کے کھانے کا انتظام نہ ہو سکا حضرت کا جو کھانا معمولاً آیا کرتا تھا اُسی کھانے میں اپنے ساتھ کھلانا شروع کر دیا دو چار دس بیس روز نہیں بلکہ جب حافظ محمد صدیق بریلی شریف رہے برابر اُن کو اپنے ساتھ اُسی ایک کھانے میں شریک رکھا ان سے فرمایا کرتے تھے کھاؤ بسم اللہ پڑھکر کھاؤ انشاء اللہ دونوں کو کافی ہوگا۔ حافظ محمد صدیق کا بیان ہے کہ میرا پیٹ تو بھر جاتا تھا حضرت مولانا کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ حضرت موصوف علیہ الرحمہ کا یہ وہ عمل ہے جو فی زمانہ اپنی آپ ہی نظیر ہے۔

خوف الٰہی وخشیت ربانی زہد وتقویٰ اتباع سنت آپکی طبیعت ثانیہ تھی ہر قول وفعل تمام حرکات وسکنات نشست وبرخاست میں اتباع سنت ملحوظ رکھتے تھے۔ زمانہ طالب علمی میں آپ اس قدر پابند سنت اور متبع شریعت تھے کہ آپ کے لیل ونہار خلوت وجلوت کے تمام حالات سنت کریمہ کے مطابق ہوتے۔

اجمیر مقدس کا پورا دور طالب علمی میرے سامنے ہے زمانہ طالب علمی میں وہ پاک اور ستھری زندگی ہے جو ریاضت ومجاہدہ کے بعد بھی دشوار ہے کم کھانا کم بولنا کم سونا شب وروز تحصیل علم میں مصروف رہنا آپ کا معمول تھا سلسلہ کے وظائف اور نماز باجماعت کے پابند تھے خشیت ربانی کا یہ عالم تھا کہ نماز میں جب امام سے آیت ترہیب سنتے تو آپ پر لرزہ طاری ہو جاتا حتی کہ پاس والے نمازی کو محسوس ہوتا تھا۔ یہ طالب علمانہ مقدس زندگی کے کیفیات ہیں اس سے آپکی روحانیت کا اندازہ ہو سکتا ہے اور آپ کے مقام رفیع کا پتہ چل سکتا ہے۔

بلاشبہ حضرت موصوف مجمع البحرین تھے جامع منقول ومعقول تھے علم وعمل کے جامع تھے کمالات ظاہری و باطنی سے آراستہ تھے بزرگان دین سلف صالحین کے نمونہ تھے باقیات الصالحات سے تھے۔ ہندوستان وپاکستان میں آپکے تیس سالہ درس وسیع سے ہزاروں تشنگان علوم سیراب ہوئے آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے جید علماء و فضلاء ہیں جو دین متین کی شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دار العلوم مظہر اسلام لائلپور آپ کی شاندار یادگار ہے مولائے کریم اسکو دوام وثبات عطا فرمائے۔ حضرت مرحوم کا یہ فیض ہمیشہ جاری رہے دعا ہے خداوند کریم حضرت مرحوم کی دینی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمائے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے آپ کے فیوض و برکات تا قیامت جاری رکھے۔

تذکرہ محدث اعظم بزبان نائب محدث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

پیر محمد حامد سرفراز قادری رضوی

میرے مرشد کریم ولی کامل صوفی باصفا حضرت سیدی ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت سیدنا سرکار محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث ابوالفضل محمد سردار احمد قادری رضوی قدس سرہ العزیز سے شرف بیعت حاصل تھا اور جمیع سلاسل میں خلافت واجازت بھی۔ پہلی مرتبہ زیارت سے مشرف ہوئے تو اُنہیں کے ہو رہے۔ گیارہ سال کا طویل عرصہ سرکار محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت سراپا برکت میں بسر ہوا۔ حضرت سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تبلیغی دوروں میں آپ کو ساتھ لیجاتے۔ خود مرشد ما رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے کہ حضور سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ رات کو دیر تک مطالعہ میں مشغول رہتے دوران مطالعہ ارشاد ہوتا دیکھو صوفی صاحب (نائب محدث اعظم) جاگ رہے ہیں؟ فقیر سوتا ہی نہیں تھا مطالعہ کرتا وظیفہ پڑھتا اور قبلہ سرکار محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روئے انور کی زیارت کرتا رہتا۔ جیسے ہی پیغام مرشد اقدس ملتا فوراً حاضر درگاہ اقدس ہو جاتے۔ سرکار محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضری کے بعد عظیم کام میسر آتے۔ مثلاً سیدی محدث اعظم رحمہ کے سرانور پر تیل لگانا۔ اس عمل سے قلب نورٌ علیٰ نور ہو جاتا۔ فرمایا کہ حضرت محدث اعظم رحمہ فقیر کے دبانے کو بہت پسند فرماتے۔ سبب یہ تھا کہ فقیر اس انداز پر دباتا کہ سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک ہاتھوں میں جو کتاب ہوتی وہ نہ ہلتی۔ جس سے مطالعہ شریف میں کوئی روکاوٹ پیدا نہ ہوتی۔

کبھی یہ سعادت بھی میسر ہوتی کہ فقیر حضور سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے چوک گھنٹہ گھر سے چائے لاتا اور ہاف بائل انڈہ اوران اشیاء (چائے انڈہ) سے آپ کا تبرک شریف بھی نصیب ہو جاتا۔ اپنے شیخ و مربی کے تبرک کے حصول میں حضرات اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے واقعات سے کتب سیرت اولیاء مزین ہیں۔ حضرت نائب محدث اعظم سیدی ابو محمد محمد عبدالرشید قادری رحمہ اپنے شیخ معظم سرکار سیدنا محدث اعظم نور اللہ مرقدہ کے تذکرہ مبارک کے دوران فرمایا کرتے۔ کہ آم کے موسم میں یہ پھل خدمت سیدی محدث اعظم رحمہ میں پیش ہو

ہماری نگاہیں روئے سرکار محدث اعظم رحمہ پر مرکوز رہتی۔ قبلہ حضرت صاحب نوش فرماتے اگر کوئی آم خوش نکلتا تو آپ فرماتے خوش ہے ہم ہاتھ پھیلا دیتے آپ مسکرا کر اپنا تبرک عطا فرما دیتے۔ حضرت سیدنا سرکار محدث اعظم قدس سرہ العزیز کے تبرک شریف کی برکات وفوائد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ فقیر کے پاس حضرت سیدی محدث اعظم رحمہ کے موئے شریف ہیں۔ اکثر دیابنہ وہابیہ وروافض سے مختلف مقامات پر مناظرے ہوتے۔ تو فقیر وہ موئے شریف ساتھ لیجاتا۔ الحمد للہ عزوجل ان کی برکت سے شرح صدر بھی نصیب ہوتا اور بے دینوں پر فتح ونصرت بھی۔ منکرین کے اعتراضات کے جوابات میں کبھی کوئی مشکل پیش نہ آتی۔ قارئین کرام! یقیناً صالحین کا ذکر برکت کا سبب ہوتا ہے۔ خطباء وواعظین کے لیے کبھی یہ تذکرے موضوع کی مطابقت کے لیے ضروری ہوتے ہیں اور کبھی محفل کو گرمانے کے لیے کارآمد بھی مگر مرید صادق جب اپنے مرشد کامل کا ذکر کرتا ہے تو زبان کے کیساتھ ساتھ قلب وروح بھی ذاکر ہوتے ہیں۔ کچھ ایسی ہی کیفیت ہم نے اپنے مرشد کریم نائب محدث اعظم رحمہ کے ہاں دیکھی۔ آپ کسی جلسہ عام سے خطاب فرماتے ہوتے یا مسند تدریس پر بزم کسی گھر میں بجتی یا سفر کی حالت شاید ہی کوئی موقع ہو جہاں آپ اپنے شیخ مکرم قطب عالم حضرت محدث اعظم قدس سرہ العزیز کا ذکر نہ کرتے ہوں۔ جب ذکر چھڑ جاتا تو آپ کے چہرہ مبارک پر روحانیت کے آثار نمایاں نظر آتے۔ زبان ذکر یار سے تر بتر ہوتی تو آنکھیں بھی کسی سے پیچھے رہنے کو تیار نہ ہوتیں اور مرشد اقدس کی یاد میں موتیوں کی بارش کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ ایسا لگتا کہ اب آپ ہم میں جلوہ گر نہیں۔ جنکا ذکر ہو رہا ہے اُن کی بارگاہ میں حاضر ہو چکے ہیں۔ کبھی حضرت سیدنا محدث اعظم رحمہ کی وجاہت وجلالت کا ذکر فرماتے کہ فقیر نے اُن جیسا حسین باوقار بارعب اور پُر ہیبت عالم ربانی کبھی کہیں نہ دیکھا۔ اُن کے عشق جذبہ محبت کی بات فرماتے ہوئے یوں گویا ہوتے۔ وہ جب حدیث شریف پڑھاتے تو ایسا لگتا تھا کہ سرور عالم رسول مکرم شفیع اعظم ﷺ کے دربار مقدس میں حاضر ہیں۔ جب حدیث شریف میں ذکر آتا سید عالم ﷺ کے شان تبسم کا تو فرماتے تم بھی مسکراؤ کہ حضور پُر نور ﷺ مسکرائے ہیں۔ جب ذکر آتا کریم آقا ﷺ کی چشمان کرم سے مبارک آنسوؤں کے جاری ہونے کا تو حضور محدث اعظم رحمہ کی آنکھوں سے اشک بہتے اور طلبہ سے فرماتے روؤ اور رونا نہ آئے تو ایسی صورت بناؤ کہ حضور سرور عالم ﷺ نے اشکباری فرمائی ہے۔ جب بات چلتی حضور محدث اعظم رحمہ کے خلوص وللّٰہیت کی تو فرماتے اُنہوں نے کبھی تعویز فتوٰی پر رقم

قبول نہ فرمائی۔ دینی خدمت کا معاوضہ اہل دُنیا سے طلب نہ فرمایا اس ضمن میں اپنے دور طالب علمی کا یادگار واقعہ بیان فرماتے کہ ہم سرکار محدث اعظم رحمہ کی معیت میں لائلپور کے مضافاتی علاقے میں گئے۔ جلسہ عام تھا۔ دیابنہ وہابیہ نے مختلف سوالات تحریر کر رکھے تھے۔ کہ دوران بیان باری باری بھیجیں گے۔ تقریر میں خلل پڑے گا۔ مگر حضرت محدث اعظم رحمہ کی مومنانہ فراست نجدیوں کے سوالات و اعتراضات پہنچنے سے پہلے ہی دوران خطاب جواب ارشاد فرما دیئے۔

جلسہ کامیاب ہوا مسلک حق اہلسنت کو تقویت حاصل ہوئی۔ اختتام جلسہ پر میزبانوں نے کھانے کا انتظام نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی وقت رخصت حضرت سیدی محدث اعظم رحمہ کو مروجہ طریقہ پر کوئی نذرانہ وغیرہ پیش کیا گیا حضور سیدی محدث اعظم رحمہ خوش خوش عازم لائلپور ہوئے۔ بارش کی وجہ سے راستہ کچا ہونے کے سبب دشوار ہو گیا۔ گاڑی میں تیل بھی ختم ہو گیا ہم دھکا لگاتے رہے۔ ایک جگہ سے تیل لیکر ڈالا گیا۔ ہم آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے کہ انہوں نے اچھا نہیں کیا۔ ہماری تو خیر تھی قبلہ سیدی محدث اعظم رحمہ کے لیے تو کھانے کا اہتمام کرتے۔ بھوک ہمیں بھی شدید لگی ہوئی تھی۔ خدا خدا کر کے جامعہ رضویہ پہنچے۔ سرکار محدث اعظم رحمہ گھر تشریف لے گئے۔ ہم طلبہ آپس میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے کہ اچانک قطب عالم سیدی محدث اعظم رحمہ جلوہ افروز ہوئے ہاتھوں میں مٹھائی کی ٹوکری تھی ہمارے درمیان رکھتے ہوئے پر جلال لہجہ میں ارشاد فرمایا کھاؤ۔ ہم نے ذکر سرور عالم ﷺ کیا ہے کسی پر احسان نہیں کیا۔ یہ تو اُن کا کرم ہے کہ ہمارے منہ سے اپنا ذکر کروا لیتے ہیں۔ فقیر نے اُسی دن سے ارادہ کر لیا کہ دینی کاموں میں کبھی دُنیا کی حرص و طمع نہیں رکھنی۔ ہر کام اللہ جل جلالہ و رسول ﷺ کی رضا کیلئے فی سبیل اللہ کرنا ہے۔

محدث اعظم رحمہ، کا تبحر علمی اور شان تدریس حدیث

مولانا مفتی سردار احمد رضا مشرف القادری بیلسی

ماہ شعبان المعظم تاجدار مسند تدریس سلطان العلوم محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد محدث بریلوی علیہ الرحمہ بانی دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی شریف، لائلپور (فیصل آباد) کا ماہِ وصال ہے وصال باکمال یکم شعبان المعظم چاندرات کو ہوا اس مناسبت سے ایک اہم مقالہ برائے اشاعت ارسال خدمت ہے آپکی ولادت باسعادت ۱۹۰۴ء دیال گڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں ہوئی قرآن عظیم کی تعلیم گھر پر ہوئی میٹرک کا امتحان اسلامیہ ہائی سکول سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ ابتدائی بیعت سلسلہ عالیہ چشتیہ قادریہ صابریہ میں سراج المشائخ زین العارفین عین الذاکرین سیدنا شاہ محمد سراج الحق قادری چشتی صابری کرنانوی علیہ الرحمہ سجادہ نشین آستانہ سیدنا بوعلی شاہ قلندر پانی پتی علیہ الرحمہ سے تھی۔

میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد مروجہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے دیال سنگھ کالج لاہور تشریف لائے۔ ایف۔ اے کی تیاری کر رہے تھے کہ ایک بہت بڑے جلسہ عام میں خلیفہ اعلیٰحضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ کی زبانی یہ اعلان سنا کہ حضرات صد ہزار مبارکباد کہ آج فلاں گاڑی سے شہزادۂ اعلیٰ حضرت مخدوم اہل سنت شیخ الانام حجۃ الاسلام مرجع خاص وعام جمال الاولیاء مولانا علامہ شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قادری بریلوی سجادہ نشین بریلی شریف تشریف لا رہے ہیں۔ محدث اعظم حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ بھی عام سامعین کی حیثیت سے اس جلسہ میں حاضر ہوئے جب حضرت قبلہ حجۃ الاسلام بریلوی جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور آپ نے شرف ملاقات وزیارت حاصل کیا تو دل کی دنیا بدل گئی اُن کی خداداد نورانی شکل وصورت کو دیکھ کر جاہ وجلال علمی و روحانی سے متاثر ہو کر اُنکے ہمراہ دربار علم وفضل شہر عشق و محبت بریلی شریف حاضر ہوئے اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہٗ کے دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں دینی تعلیم کا آغاز کیا ہے ابتدائی تعلیم درس

نظامی شرح جامی تک خود سیدی حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا بریلوی اور مفتی اعظم شیخ الفقہاء مولانا شاہ مصطفےٰ رضا بریلوی ہر دو شہزادگان اعلیٰ حضرت سے حاصل کی اور پھر ان حضرات کی اجازت سے دار الخیر و القدس دار الامن درگاہ معلی سلطان الہند خواجہ غریب نواز قدس سرہ پر اجمیر شریف جامعہ معینیہ عثمانیہ میں علم و فضل کے قطب الاحد صدر الصدور صدر الشریعت استاذ الاساتذہ مولانا شاہ حکیم محمد امجد علی اعظمی رضوی خلیفہ اعلیٰ حضرت و مصنف بہار شریعت کی خدمت اقدس میں تحصیل علوم کیلئے حاضر ہوئے۔ اور پورے سات سال حضرت صدر الشریعہ کے حلقہ درس میں شامل رہے اور جملہ علوم فنون عربیہ معقول و منقول حدیث و تفسیر فلسفہ و منطق وغیرہم یہیں حاصل کیے اور دورہ حدیث شریف کے اختتام یادگار اعلیٰ حضرت دار العلوم منظر اسلام جامعہ رضویہ بریلی شریف میں فارغ التحصیل ہوئے سند فراغت اور جبہ و دستار فضیلت حاصل کی آپ کے ہم سبق رفقاء درس میں حافظ ملت جلالۃ العلم علامہ حافظ الحاج محمد عبد العزیز بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی۔ امام المجاہدین رئیس التارکین مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری الہ آبادی۔ مولانا نورانی میاں کے استاذ صدر العلماء علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی، شمس العلماء مولانا علامہ محمد شمس الدین صاحب رضوی جون پوری، استاذ العلماء علامہ مفتی محمد رفاقت حسین مفتی اعظم کان پور انڈیا، حضرت علامہ مفتی غلام یزدانی خیر الاذکیا، حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی اعظمی گھوسوی، شیخ الحدیث و صدر المدرسین دار العلوم فیض الرسول براؤن شریف سدھارت نگر یوپی، مولانا شاہ صدیق اللہ صاحب بنارسی وغیرہم قدست اسرار ہم جیسے اساطین علم و اساطین اُمت شامل تھے حضرت صدر الشریعۃ اعظمی قدس سرہٗ کے حلقہ درس میں شامل اس مبارک جماعت کا ہر فرد استاذ العلماء، صدر المدرسین، ہر فرد شیخ الحدیث ہوا۔ امتحان ہوا تو حضرت سیدی محدث اعظم علیہ الرحمہ نے نمایاں حیثیت سے کامیابی حاصل کی اور سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے۔ علامہ فضل حق رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امتحان لیا۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت صدرا لشریعت مولانا امجد علی اعظمی، حضرت مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا نوری قدس سرہٗ نے اپنی اپنی اجازت خلافت سے نوازا اور ان حضرات مذکورہ نے محدث اعظم پاکستان کی استعداد و قابلیت اور تدریس میں مہارت تامہ کے باعث آپ کو دار العلوم منظر اسلام میں پہلے سال ہی مدرس دوم اور پھر ناظم تعلیمات مقرر فرمایا آپ نے متوسط اور منتہی کتب کو کمال مہارت و محنت سے پڑھایا اور پھر اعلیٰ حضرت

امام اہلسنت قدس سرہ کے دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام میں صدر المدرسین و شیخ الحدیث مقرر فرما دیے گئے اور ہزاروں تشنگان علوم کو فیضیاب فرمایا۔ غالبا ۱۳۵۶ھ میں محلہ بہاری پور مرکزی جامع مسجد بی بی جی صاحب میں حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے وہاں کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر دارالعلوم مظہر اسلام قائم فرمایا اور مجموعی طور پر سولہ سال کتب معقول و منقول اور احادیث مبارکہ کا درس دیا اس دوران یوپی، سی پی، بہار بنگال، پنجاب، سندھ، سرحد آزاد کشمیر و بنگلہ دیش برما نیپال افغانستان مصر اور شام تک تشنگان علوم عربیہ و تشنگان و طالبان علوم احادیث نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور دورہ حدیث شریف پڑھا یہاں یہ بات بطور خاص یاد رہے کہ دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں طلباء درجہ حدیث شریف کے امتحان کیلئے فخر المحدثین حضرت علامہ قاری سید محمد خلیل الکاظمی محدث امروہوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو امروہہ سے بلایا جاتا تھا اور حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اپنے برادر بزرگوار و مرشد برحق کے ہمراہ ہوتے تھے۔ اسی دوران خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے شہزادگان عالی وقار نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں، شہزادہ حجۃ الاسلام مولانا علامہ حماد رضا نعمانی میاں استاذ العلماء علامہ بریلوی نے اور خانوادہ حضرت صدر الشریعہ کے جلیل القدر شہزادگان بحر العلوم علامہ عبد المصطفیٰ ازہری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی۔ علامہ عطاء المصطفیٰ اعظمی علامہ مفتی محمد شریف الحق شارح بخاری امجدی رضوی استاذ العلماء علامہ مفتی مجیب الاسلام نسیم اعظمی شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ اوری اعظمی گڑھ وغیرہم نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا متعدد طلباء مدرسہ دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ڈھابیل کے مدرسوں سے دورہ حدیث پڑھ کر آئے اور مظہر اسلام بریلی شریف میں حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان قدس سرہ سے دور حدیث پڑھ کر پکے سچے مضبوط متصلب سنی بریلوی بن گئے۔ امیر ملت مولانا پیر سید شاہ جماعت علی محدث علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب آل انڈیا سنی کانفرنس کے اسٹیج پر تحریک پاکستان کے لیے موثر و فعال انداز میں کام کرنا شروع کیا تو طلباء درجہ حدیث شریف کو حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں بھیج دیا کرتے تھے حافظ ملت علامہ عبد العزیز صاحب جامعہ اشرفیہ مبارک پور علیہ الرحمۃ بھی ابتداً طلباء درجہ حدیث شریف کو مظہر اسلام بریلی شریف میں حضرت قبلہ محدث اعظم کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے۔ سیدی

سندی حضور مفتی اعظم شہزادہ اعلیٰحضرت علامہ مصطفیٰ رضا
بریلوی قدس سرہٗ نے آپ کی شان تدریس وشان درس
حدیث کو دیکھ کر فرمایا تھا۔

اُٹھ گیا دنیا سے استاد شفیق
مایہ لطف و عطا جاتا رہا
مولوی سردار احمد اُٹھ گئے
لطف سارا درس کا جاتا رہا
فیض سے داتا کے مالا مال تھا
گنج بخش علم تھا جاتا رہا
غوث اعظم قطب عالم کا غلام
نائب شاہ رضا جاتا رہا
حضرت صدر الشریعۃ کا وہ چاند
میرا مہر پُر ضیاء جاتا رہا
(نوری کرن محدث اعظم نمبر)

والدگرامی ضیغم اہلسنت صمصام المناظرین مولانا
محمد حسن علی رضوی بریلوی کے پاس امام المتکلمین محدث
اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وہ مکتوب گرامی
موجود ہے جس میں حضرت ممدوح نے ارقام فرمایا۔
"آپ وہاں پاکستان میں" دورہ حدیث شریف جامعہ
رضویہ مظہر اسلام لائلپور میں کریں یا پھر حضرت مولانا
ابوالبرکات سید احمد صاحب کے پاس حزب الاحناف
لاہور میں دورہ حدیث شریف کریں"۔ (مکتوب حضرت
محدث کچھوچھوی)

درسِ حدیث کی شان: عام احادیث پڑھانے
والے اپنا سارا زور بخاری شریف اور ترمذی شریف میں
دکھاتے ہیں اور وہ بھی چند ابواب اور موضوعات پر فقیہ الہند
شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی
صدر الصدور دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور آپکی تدریس
اور درس شانِ حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ
حضرت محدث اعظم پاکستان کی ایک خصوصیت یہ بہت
اہم تھی کہ آپ جملہ علوم وفنونِ عربیہ میں پورا پورا ادراک
اور کامل دسترس رکھتے تھے جس فن کی جو کتاب پڑھاتے
معلوم ہوتا کہ سب سے زیادہ اسی فن کے ماہر ہیں۔ علامہ
خوشتر صدیقی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے۔

امام فن پیچھے ہٹ گئے ہیں مطول ومختصر کو پڑھتے
صرف معانی میں جب کبھی کلام شیخ الحدیث آیا

محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی یہ شان تھی ک
وہ صرف بخاری شریف کے چند اسباق پڑھانے وا
محدث نہ تھے بلکہ مکمل صحاح ستہ مسلسل پڑھاتے اور مسل
چھ چھ ساتھ ساتھ گھنٹے جم کر پڑھاتے صحاح ستہ میں
حدیث شریف پہلے آجاتی اس پر سیر حاصل محققانہ تبص

تقریر فرماتے بامحاورہ ترجمہ لغات کی تشریح باب کے ساتھ
مطابقت حدیث کی کیفیت حدیث صحیح ہے کہ حسن ہے یا
ضعیف ہے مستخرجہ مسائل کی تشریح اپنے مذہب کے مطابق
ہے تو اس کی تائید مزید ورنہ پھر اپنے مسلک کا اثبات اور
خلاف دلائل کے محققانہ جوابات راویوں کی ضروری
تعدیل وتخریج نکات ودقائق تعارض کی صورت میں تطبیق
اور دلنشین تاویل طلبہ کے مختلف سوالات کے جوابات
خصوصیت کے ساتھ آپ کے ذہن اور فکر رساء کی نکتہ
آفرینی کا جوہر اس وقت کھلتا جب مسائل اختلافیہ میں
مذہب اہل سنت و جماعت حنفی مسلک کی تائید میں تقریر
فرماتے بخاری ومسلم میں کتنے ایسے مقامات ہیں جہاں
متصلب حنفی کے لیے سخت نزاکت کا سامنا کرنا پڑتا ہے
میں نے بعض کم ظرف قلیل البضاعت کو سنا کہ ان مواقع پر
ان ائمہ کرام کو بڑے ناروا الفاظ میں یاد کرتے ہیں لیکن
حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ ان مرحلوں سے
ایسے دامن بچا لیتے کہ مذہب حنفیہ کی رجحیت کالشمس
الامس ثابت ہو جاتی اور ان حضرات کے دامن عزت پر
گرد تک نہیں پڑتی۔ میں نے سن ۶۱/۶۲ ہجری میں دورۂ
حدیث شریف پڑھا میرے ساتھ تیس طلبہ اور تھے جن میں
بعض افغانی طالب علم وہ تھے جو دیوبند سہارنپور دہلی اور
ڈھابیل وغیرہ مدرسوں سے دورۂ حدیث پڑھ کر آئے تھے

انہیں میں ایک طالب علم مولوی عبدالوحاب نام کے تھے
کہ پانچ جگہ دورۂ پڑھ کر سندیں لے کر آئے تھے یہ
قدرے ذہین اور سمجھ دار تھے اکثر وہابیوں میں پڑھنے کی
وجہ سے توھب بھی تھا بہت قادر الکلام تھے اسباق شروع
ہونے کے ایک ہفتہ بعد میں نے دریافت کیا آپ تو
گھاٹ گھاٹ کا پانی پی چکے ہیں بتائیے یہاں اور دوسری
جگہوں میں کیا فرق ہے۔ جواب دیا شروع شروع میں ہر
جگہ جوش وخروش ہوتا ہے وہ یہاں بھی ہے لیکن دوسری جگہ
خاص خاص جگہ جوش ہوتا ہے اور یہاں نقطہ نقطہ پر علم کا دریا
بہار ہے ہیں آخر میں وہ ایسے گرویدہ ہوئے کہ ہر وقت
تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے اور کہتے تھے میں نے
دورۂ حدیث کی حقیقت صرف یہی سمجھی تھی کہ برکت کیلئے
پڑھا جاتا ہے مگر اب یہاں آکر معلوم ہوا کہ فن حدیث کیا
ہے اور دورہ کی حقیقت کیا ہے۔ اختلافی مسائل پر بہت
کثرت سے سوال کرتے تھے اور معقول مدلل جواب پاکر
مسرور ہوئے تھے چند ہی ماہ کے بعد خود کہنے لگے اب تک
ہم اندھیرے میں تھے اب آنکھیں کھلی ہیں وہابیت سے
بالکل بیزار ہوگئے سچے پکے سنی صحیح العقیدہ ہوگئے۔
استاذ العلماء علامہ مفتی محمد مجیب الاسلام نسیم اعظمی شیخ الحدیث
جامعہ امجدیہ ادری ضلع اعظم گڑھ یوپی لکھتے ہیں۔ فقیر
۱۹۴۰ء میں بریلی شریف حاضر ہوا۔ آپ کے حلقہ درس

سے مستفید ہوا میں نے صحاح ستہ شریف پڑھی.......
حضرت جب کسی حدیث پر تنقید ونظر جرح وتعدیل، شرح و بسط سے فرماتے کہ قلب کا ایک ایک گوشہ دماغ کا ایک ایک کونہ سراپا توجہ بن جاتا اختلاف مذاہب کی تشریح کے بعد مذہبی حنفی کے استدلات و براہین کی تشریح اس انداز سے فرماتے کہ مسئلہ کا کوئی گوشہ تاریک نہ رہ جاتا.........آپ کا انداز تدریس اپنے ہم عصروں سے بالکل ممتاز تھا اپنے مسلک کے اثبات میں مستند کتابوں کے حوالوں کے انبار لگا دیتے بلکہ حوالہ جات ہی نہیں کتابوں کے حوالوں کا ایک تسلسل قائم فرما دیتے حاضر درس طلباء میں شبہات پیش کرنے میں فقیر ذرا بے باک تکلم تھا ایک مرتبہ تبلیغی دورہ کے سفر سے تشریف لائے ابھی مدرسہ کے وقت کے کچھ گھنٹے باقی تھے ہم نے سامان کمرہ میں رکھا دیا حضرت نے کمرہ کا رُخ بھی نہ فرمایا اور درسگاہ میں رونق افروز ہو گئے اور عبارت پڑھنے کا حکم صادر فرمایا چہرہ صعوبت سفر سے کملایا ہوا تھا ہماری محبت کا تقاضا یہی ہوا کہ حضرت آرام فرمائیں مگر الامر فوق الادب کے تحت میں نے عبارت پڑھنی شروع کی......ابھی پہلی ہی حدیث تھی میں نے شبہ پیش کیا حضرت نے جواب دیا میں نے اُس جواب پر پھر اعتراض کر دیا غرض کچھ دیر یہ سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا میری اس خلاف معمول حرکت سے میرا رجحان طبع سمجھ گئے.....تمہارا یہ انداز فکر ہے تو ذرا دیر خاموش ہو کر اور قلب وجگر کو مجتمع کر کے اس حدیث پر مختصر گفتگو سن لو اس کے بعد جو شبہ ہو پیش کرو انشاء اللہ میری گفتگو مزیل شکوک ثابت ہو گی اس سے میرے بدن میں جھرجھری آگئی اور چہرے پر شرم وندامت کی زردی دوڑ گئی چنانچہ ایک گھنٹے سے زائد زیر بحث حدیث پر نقد و تبصرہ فرمایا اور اس طرح کہ کتب صحاح میں یہ حدیث ان ان طریقوں سے مروی ہے علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ نے اس پر اس طرح کلام فرمایا ہے اور امام طحاوی نے مسلک حنفی کو یوں واضح فرمایا ہے۔ غرض ایسے نفیس دل آویز انداز میں تقریر فرمائی کہ سارے شبہات غبار راہ بن کر اڑ گئے میں نے فرط عقیدت سے قدم چوم لیے میرے لب حضرت کے ہاتھ چوم رہے تھے اور حضرت کے لب مجھے دعائیں دے رہے تھے۔ مجھے گلے لگا کر دعائیں دی حقیقت یہی ہے کہ علم وعمل اور تقویٰ کا وہ منیر اعظم اپنے دور کا بخاری ورازی تھا۔ (ماہنامہ نوری کرن محدث اعظم نمبر بریلی شریف)

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ ازہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضرت محدث اعظم ولی کامل تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے جس نے میری حدیث پھیلائی اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو پرنور اور جمال افروز بنا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ شیخ الحدیث کے چہرۂ مبارک پر نور برستا ہے

جب آپ کا وصال ہوا اس وقت بھی چہرے پر جمال برس رہا تھا۔

حافظ ملت علامہ حافظ عبدالعزیز بانی جامعہ اشرفیہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں ابھی ہماری نظروں کے سامنے الحاج حضرت علامہ شاہ محمد سردار احمد صاحب قبلہ محدث اعظم پاکستان کے علم وفضل کا آفتاب اپنی پوری تابانی کے ساتھ روشن اور درخشاں تھا عالم کو منور کر رہا تھا آپ کے فیوض و برکات سے عالم فیضیاب تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہم سے رخصت ہو گئے داغ مفارقت دے گئے آپکی رحلت وہ حادثہ جانکاہ ہے جس نے شہر سونے کر دیئے بستیاں سنسان کر دیں ہر جگہ سناٹا معلوم ہوتا ہے...... حضرت موصوف علم وفضل کے آفتاب تھے زہد وتقویٰ کے ماہتاب تھے ہر کمال کے جامع تھے علامہ زماں تھے استاد محترم حضرت صدر الشریعۃ قبلہ علیہ الرحمہ کے صحیح جانشین تھے جامع معقول ومنقول تھے فن حدیث میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ بلا مبالغہ آپ بخاری زماں تھے بلاشبہ حضرت موصوف مجمع البحرین تھے۔ (نوری کرن بریلی شریف محدث اعظم نمبر)

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ برصغیر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب اور صحیح جانشین حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے تو بالکل بجا ہوگا......

ہماری جماعت میں بزرگ اور بھی ہیں فاضل اور بھی ہیں محدث اور بھی ہیں مگر اس محدث اعظم کی شان ہی کچھ اور ہے۔ پرسوں سحری کے وقت مفتی احمد یار صاحب بدایونی گجراتی میرے پاس وزیر آباد آئے بے ساختہ انکی چیخ نکل گئی اور فرمانے لگے ہم میں سے وہ اٹھ گیا جس کا بدل نہیں جماعت میں نہیں برات کا دولہا غائب ہو گیا مجمع ہے مگر رونق نہیں۔ کل جنازے کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے سچے غلام کی شان دیکھی گئی جنازے پر انوار وتجلیات کی بارش ہو رہی تھی۔ (روزنامہ سعادت لائلپور)

حیاتِ مبارکہ حضرت مولانا محمد سردار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہ وسال کے آئینے میں

مفتی جلال الدین قادری رحمۃ

☆ ولادت (دیال گڑھ ضلع گورداسپور، بھارتی پنجاب میں ۱۳۲۱تا۱۳۲۳ / ۱۹۰۳تا۱۹۰۶ء) باختلاف روایات

☆ پیدائشی نام، سردار محمد

☆ بریلی شریف میں دورانِ تعلیم اساتذہ کرام کی خواہش پر آپ کا نام تجویز ہوا۔ محمد سردار احمد

☆ حضرت شاہ سراج الحق چشتی صابری سے بیعت (۱۳۳۳ھ، ۱۹۱۵ء)

☆ والدہ ماجدہ کا وصال (۱۳۳۵ھ، ۱۹۱۶ء)

☆ والد ماجد چودھری میراں بخش کا وصال (محرم ۱۳۳۷ھ، اکتوبر ۱۹۱۸ء)

☆ میٹرک کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا۔ (۱۳۴۰ھ، ۱۹۲۲ء)

☆ حضرت حجۃ الاسلام مولانا امام حامد رضا بریلوی سے لاہور میں پہلی ملاقات (۱۳۴۲ھ، ۱۹۲۴ء)

☆ علوم اسلامیہ حاصل کرنے کے لیے بریلی شریف اوّلین حاضری (۱۳۴۲ھ، ۱۹۲۴ء)

☆ نجدیوں کی مدینہ منورہ پر بمباری اور آثار مقدسہ کے انہدام کے خلاف احتجاجی تحریک خدام الحرمین لکھنو میں جماعت رضائے مصطفےٰ کے وفد میں شمولیت (۱۳۴۳/۴۴ھ، ۱۹۲۵ء)

☆ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی کے ہمراہ حصول تعلیم کے لیے اجمیر شریف حاضری (۱۳۴۵ھ، ۱۹۲۷ء)

☆ دورانِ تعلیم فقہی معموں کی ترتیب (شعبان ۱۳۴۵ھ فروری ۱۹۲۷ء)

☆ ازدواجی زندگی کی ابتدا (۱۳۴۹ھ، ۱۹۳۰ء)

☆ مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر میں آخری امتحان میں درجہ اوّل میں کامیابی (۱۳۵۱ھ، ۱۹۳۲ء)

☆ عرصہ حصولِ تعلیم علوم اسلامیہ (۱۳۴۲ھ، تا ۱۳۵۱ھ، ۱۹۲۴ء، ۱۹۳۲ء)

☆ حضرت شاہ سراج الحق چشتی سے خلافت پانا (شوال ۱۳۵۰ھ، مارچ ۱۹۳۲ء)

☆ حضرت شاہ سراج الحق چشتی کی نماز جنازہ میں امامت کرنا (شوال ۱۳۵۰ھ، مارچ ۱۹۳۳ء)

☆ مدرسہ منظرِ اسلام بریلی شریف میں تدریس بحیثیت مدرس دوم (۱۳۵۱ھ، ۱۹۳۲ء)

☆ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی سے سند حدیث کا

حصول اور سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت کا شرف (ربیع الاول ۱۳۵۱ھ، جولائی ۱۹۳۲ء)

☆ جمعیت خدام رضا بریلی کی تاسیس اور اس کی سرپرستی (۱۳۵۳ھ، ۱۹۳۴ء)

☆ مناظرہ بریلی میں مولوی منظور سنبھلی دیوبندی کو عبرت ناک شکست دینا (محرم ۱۳۵۴ھ، اپریل ۱۹۳۵ء)

☆ مدرسہ منظر الاسلام بریلی میں بحیثیت صدر مدرس (۱۳۵۴ھ، جولائی ۱۹۳۵ء)

☆ کتاب ''موت کا پیغام'' دیوبندی مولویوں کے نام کی تصنیف (ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ، فروری ۱۹۳۶ء)

☆ تحریک مسجد شہید گنج لاہور کے بارے میں ایک اہم فتویٰ کی تائید (ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ، جولائی ۱۹۳۵ء)

☆ جمعیت اصلاح و ترقی اہل سنت بریلی کی تاسیس اور اس کی سرپرستی (۱۳۵۶ھ، ۱۹۳۷ء)

☆ مدرسہ مظہر اسلام بریلی کا قیام، بحیثیت شیخ الحدیث تدریس کا آغاز (۱۳۵۶ھ، ۱۹۳۷ء)

☆ بھکھی ضلع گجرات میں مولوی سلطان محمود دیوبندی کو مناظرہ میں شکست فاش دینا (شوال ۱۳۶۱ھ، اگست ۱۹۴۲ء)

☆ صاحبزادہ محمد فضل رسول کی ولادت (رمضان ۱۳۶۱ھ، ستمبر ۱۹۴۲ء)

☆ احمد آباد، بھارت میں مولوی سلطان حسن سنبھلی دیوبندی کو مناظرہ میں شکست فاش دینا (ربیع الاول ۱۳۶۲ھ، مارچ ۱۹۴۳ء)

☆ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی کی نماز جنازہ کی امامت (جمادی الاول ۱۳۶۲ھ، مئی ۱۹۴۳ء)

☆ آل انڈیا سنی کانفرنس، یو۔ پی مراد آباد (صوبائی اجلاس) میں شرکت اور ''سنی'' کی جامع تعریف طے کرنا (شعبان ۱۳۶۴ھ، ۱۹۴۵ء)

☆ دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں مرزائیوں کو مناظرہ میں شکست دینا (۱۳۶۴ھ، ۱۹۴۵ء)

☆ پہلا حج اور مدینہ منورہ کی زیارت (ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ، نومبر ۱۹۴۵ء)

☆ طائف شریف میں سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزارات کی زیارت (محرم ۱۳۶۵ھ، نومبر ۱۹۴۵ء)

☆ اجازت و سند حدیث از سید المحدثین محمد الحافظ التیجانی (محرم ۱۳۶۵ھ، ۱۹۴۵ء)

☆ اجازت و سند حدیث از تاج المحدثین عمر حمدان المحرسی (صفر ۱۳۶۵ھ، جنوری ۱۹۴۶ء)

☆ قیام پاکستان کی تائید کے باعث بریلی کے فسادات میں آپ کی خبر شہادت عام ہونا اور شہید ملت کا خطاب پانا (رجب ۱۳۶۵ھ، ۱۹۴۶ء)

☆ آل انڈیا سنی کانفرنس کے متفقہ فیصلہ، قیام پاکستان اور مسلم لیگ کی حمایت میں تائیدی بیان (جمادی الاول ۱۳۶۵ھ، ۱۹۴۶ء)

☆ دھاری وال ضلع گورداسپور میں خاکساروں کو مناظرہ میں شکست دینا۔ (۱۳۶۵ھ، ۱۹۴۶ء)

☆ صاحبزادہ محمد فضل رحیم کے انتقال کے باعث آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں عدم شمولیت (جمادی الاولیٰ ۱۳۶۵ھ، اپریل ۱۹۴۶ء)

☆ دیال گڑھ ضلع گورداسپور سے ہجرت اور بھکھی ضلع گجرات میں قیام (شوال ۱۳۶۶ھ، ۱۹۴۷ء)۔

☆ دارالعلوم نوریہ رضویہ بھکھی میں تدریس (شوال ۱۳۶۶ھ، اگست ۱۹۴۷ء، تا ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ، ۱۹۴۸ء)

☆ سارو کی ضلع گوجرانوالہ میں قیام (جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ، اپریل ۱۹۴۸ء تا رمضان ۱۳۶۸ھ، جولائی ۱۹۴۹ء)

☆ انجمن فلاح و بہبود مہاجرین کا قیام اور اس کی سرپرستی ((۱۳۶۶ھ، ۱۹۴۷ء)

☆ جمیعت علمائے پاکستان کے تاسیسی اجلاس منعقدہ ملتان میں شرکت ((جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ، اپریل ۱۹۴۸ء)

☆ بریلی شریف میں دوبارہ قیام (بغیر پاسپورٹ) جمادی الاخری ۱۳۶۷ھ، تا رمضان ۱۳۶۷ھ، مئی ۱۹۴۸ء، جولائی ۱۹۴۸ء)

☆ صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی سے آخری ملاقات (رجب ۱۳۶۷ھ، ۱۹۴۸ء)

☆ لائل پور (فیصل آباد) میں ورود مسعود (شوال ۱۳۶۸ھ، جولائی ۱۹۴۸ء)

☆ لائل پور (فیصل آباد) میں دورہ حدیث کا آغاز (شوال ۱۳۶۸ھ اگست ۱۹۴۹ء)

☆ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کا سنگ بنیاد (ربیع الاول ۱۳۶۹ھ، جنوری ۱۹۵۰ء)

☆ مرکزی جمیعت اصلاح و ترقی اہل سنت لائل پور (فیصل آباد) کی تاسیس اور اس کی سرپرستی (۱۳۶۸ھ، ۱۹۴۹ء)

☆ صاحبزادہ غازی محمد فضل احمد کی ولادت (شعبان ۱۳۶۹ھ، ۱۹۵۰ء)

☆ ماہنامہ ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں کی اولین اشاعت اور اجراپر اظہار مسرت اور اعانت (ذی قعدہ ۱۳۷۰ھ، اگست ۱۹۵۱ء)

☆ تحریک ختم نبوت میں بصیرت افروز کردار (۱۳۷۲ھ، ۱۹۵۳ء)

☆ اسلامی قانونِ وراثت کی تصنیف (۱۳۷۲ھ، اپریل ۱۹۵۳ء)

☆ صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم کی ولادت (شعبان ۱۳۷۳ھ، اپریل ۱۹۵۴ء)

☆ مرکزی انجمن فدایانِ رسول (ﷺ) لائل پور کی تاسیس اور اسکی سرپرستی (ذی قعدہ ۱۳۷۳ھ، جولائی ۱۹۵۴ء)

☆ عرس رضوی کی قبولیت کی بشارت (صفر ۱۳۷۴ھ، اکتوبر ۱۹۵۴ء)

☆ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی سے خواب میں فیض لینا (۱۳۷۴ھ، جنوری ۱۹۵۵ء)

☆ امام احمد رضا کے محبوب سید ایوب علی رضوی کے لاہور میں سیلاب سے مکان کے انہدام پر ان کی مالی

اجازت (ربیع الاول ۱۳۷۵ھ،نومبر ۱۹۵۵ء)

☆ مرکزی سنی رضوی جامع مسجد لائل پور کے لیے زمین کی الامنت فرق باطلہ کی تردید میں سرگودھا میں پہلی تقریر (۱۳۷۵ھ،۱۹۵۵ء)

☆ زیارت مدینہ منورہ اور دوسرا حج مبارک (ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ، جون ۱۹۵۶ء)

☆ مولانا برہان الحق جبل پوری (خلیفہ امام احمد رضا) سے آخری بار ملاقات حج کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں (ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ، جون ۱۹۵۶ء)

☆ شیخ الدلائل سید احمد بن محمد رضوان المدنی سے دلائل الخیرات کی اجازت (ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ، جولائی ۱۹۵۶ء)

☆ استاد محترم مولانا ذوالفقار علی دیال گڑھی کے چہلم میں لاہور میں شرکت (جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ، ۱۹۵۷ء)

☆ ہفت روزہ (ماہنامہ) رضائے مصطفٰے (ﷺ) گوجرانوالہ کی اوّلین اشاعت پر اظہارِ مسرت اور سرپرستی (رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ، اپریل ۱۹۵۷ء)

ہفتہ روزہ سوادِ اعظم لاہور کی اوّلین اشاعت پر اظہارِ مسرت اور سرپرستی (ذی قعدہ ۱۳۷۷ھ، ستمبر ۱۹۵۸ء)

ہفت روزہ آواز جبرئیل، کوٹ رادھا کشن کی اشاعت پر اظہارِ مسرت اور سرپرستی (ذی قعدہ ۱۳۷۸ھ، مئی ۱۹۵۹ء)

مفتئ اعظم مولانا محمد مصطفٰے رضا (خلفِ اصغر اور خلیفہ امام احمد رضا بریلوی) کی طرف سے جمیع سلاسل طریقت کی اجازت وخلافت (ربیع الاول ۱۳۸۰ھ، اگست ۱۹۶۰ء)

☆ خلف اکبر مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کو جمیع سلاسل طریقت کی اجازت وخلافت (صفر ۱۳۸۱ھ، اگست ۱۹۶۱ء)

☆ بوجہ علالت تبدیلی آب وہوا کے لیے ہری پور میں ورودِ مسعود (ربیع الاول ۱۳۸۱ھ، ۱۹۶۱ء)

☆ خواب میں امام احمد رضا قدس سرہٗ سے مختلف علوم کی اجازتیں حاصل کرنا (ربیع الاول ۱۳۸۱ھ، ستمبر ۱۹۶۱ء)

☆ لائل پور (فیصل آباد) میں عرس حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اوّلین انعقاد (جمادی الآخریٰ ۱۳۸۱ھ، نومبر ۱۹۶۱ء)

☆ خلفِ اکبر مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کو جمیع علوم متداولہ روایت حدیث کی اجازت (شعبان ۱۳۸۱ھ، ۱۹۶۱ء)

☆ بغرض علاج کراچی میں پہلی بار ورودِ مسعود (جمادی الآخری ۱۳۸۲ھ، اکتوبر ۱۹۶۲ء)

☆ وصال مبارک، کراچی میں (یکم شعبان ۱۳۸۲ھ، ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء رات ایک بجکر چالیس منٹ پر)

☆ لائل پور میں جسد مبارک پر انوارِ الٰہیہ کی نورانی محسوس پھوہار (۳ شعبان ۱۳۸۲ھ، ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء قبل ظہر)

☆ آخری زیارت اور تدفین (۴ شعبان ۱۳۸۲ھ، ۳۱ دسمبر ۱۹۶۲ء بعد مغرب)

محدث اعظم حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ الرحمۃ

ڈاکٹر محمد عبدالقوی نوشاہی اویسی

☆ اب ڈھونڈھ انہیں چراغ رخ زیبا لے کر

☆ دین مصطفوی وہ دین مستقیم اور دین حنیف ہے کہ جس کی آبیاری حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے علم وعمل، توجہ وآگہی، خون قلب وجگر اور نور نبوت سے کی اور اسے اپنے حسن پرتو اور عکس جمیل میں یوں سمولیا کہ اس کو اپنی صفات کا مظہر اتم یعنی سراجا منیر بنا دیا دین مصطفوی کی باطنی جھلک ومہک سے تو کیا نام ہی سے سید المرسلین کی روح مبارکہ کی نگہت کا عظیم وعمیق احساس ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنی اتجاہ تامہ سے اس کو اپنے رنگ میں رنگ کر پیش کیا۔

یریدون لیطفؤ نور اللہ بافواھھم کے مصداق جب بھی جس دور میں دین مصطفوی کے چراغ کی لو کسی نے کم کرنے کی سعی لاحاصل کی تو خالق کائنات عزوجل نے اس کی حفاظت کے لیے اپنے محبوبین و مقربین کو مبعوث و مامور فرمادیا۔ جنہوں نے اس چراغ ہدایت کی آنچ میں ذرہ بھر بھی برودت و تعطل نہ پیدا ہونے دیا۔ یہاں تک کہ محبان وعشاق شمع رسالت اپنی جان، اولاد، مال اور تکریم تک قربان کر کے اس چراغ مصطفوی کے پھیلیل کا سبب بنے۔

قبلہ سیدی محدث اعظم علیہ الرحمہ کی ذات ستودہ صفات بھی انہی محبوبان خدا میں سے ایک ہے جو اپنی زندگی کے اول سے آخر تک شجر اسلام کی آبیاری کرنے کا سبب بنے جس دور میں آپ نے فیصل آباد کو اپنی قیام گاہ بنایا تو اس وقت فیصل آباد بلکہ پاکستان کی زمین علمی اور عملی لحاظ سے بنجر اور بے آب وگیاہ تھی بنی نوع انسان کے قلوب کو عشق رسول کی شمع سے سیراب وفیضاب کرنے والے دن کے ستاروں کی مثل تھے الا ماشاء اللہ، کوسوں دور مشعل دین اسلام نظر نہ آتی اگر کہیں کوئی کرن نظر آتی تو وہ بھی مضمحل و دھندلکی سی ہوتی۔ ایسے کٹھن اور صعب گذار دور میں اللہ عزوجل نے انسانوں کی مسیحائی کے لئے میرے ممدوح حضرت قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم کو مامور فرمایا جن کے علم وعمل، حزم واتقاء، علم تفسیر، حدیث فقہ اور دیگر متداولہ علوم پر ید طولیٰ اور ملکہ تامہ سے یوں احساس ہوتا کہ آپ کہیں علماء متقدین کی ڈار سے بچھڑ گئے ہوں۔ درحقیقت

اللہ عزوجل نے متقدین علماء کی صورت وسیرت میں ان کو دور متاخر کے باسیوں کی رہنمائی کے لیے ہی بنایا تھا گویا کہ آپ ثلۃ من الاولین وقلیل من الاخرین کا مصداق تھے۔ چونکہ آپ کی سیرت وصورت اور دیگر تمام امور ظاہریہ اور باطنیہ سے علماء متقدمین کی جھلک جھلکتی تھی اس لیے اگر ان کو اپنے معاصرین کے طبقہ اولی کے سر فہرست عالم گردانا جائے تو بے جا نہ ہوگا

آپ کی باتوں سے قلندرانہ مستی مترشح ہوتی تھی۔ یوں محسوس ہوتا کہ عالم شیر خوارگی میں آپ کو والدہ ماجدہ کی گود میں ہی دودھ کے ساتھ معرفت وحقیقت کے جام پلائے گئے ہوں! اور وہ تمام امور قبیحہ، افعال شنیعہ اور بدعات سیہ جو کہ نام نہاد پیروں (انہیں لفظ پیر سے موسوم کرنا بھی لفظ پیر سے بغاوت ہے) میں موجود ہوتی ہیں آپ ان جیسے تمام امور سے مکمل طور پر اعراض فرماتے بلکہ آپ تمام عمر ایسے امور کے مرتکب لوگوں اور دین میں صلح کلیت اختیار کرنے والوں کی ببانگ دہل مخالفت کرتے رہے اور انہیں دین کے معاملات میں تصلب اور تحکم کی تاکید سے نوازتے رہے۔

علم وحکمت کا یہ چراغ بیسویں صدی کی پہلی دہائی میں ضلع گورداسپور میں مطلع عرفان وایقان پر منور ہوا آپ کے بچپنے کا عرصہ حیات بھی سنت مصطفویہ کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے ہمیشہ دوسرے بچوں جیسے طفلانہ افعال سے پہلو تہی کا راستہ اختیار کیا بلکہ آپ کا بچپنہ بھی ہماری زندگیوں کو تقویٰ وپارسائی کی جلا بخشتا نظر آتا ہے۔ میٹرک تک کی تعلیم کی تکمیل آپ نے اپنے مسقط الراس دیال گڑھ ضلع گورداسپور میں کی۔ اگرچہ آپ کا اشتیاق علم خالصۃً مذہبی تھا لیکن آپ کے مربی، مشفق والدین نے آپ کو پٹوار کے امتحان کے لیے بجانب لاہور سفر علم روانہ کیا چونکہ آپ کے تفکر وتفقہ سے یہ بات مترشح ہوتی نظر آتی تھی کہ آپ کسی ایسے وقت کے متلاشی ہیں جس میں آپ اپنے دینی جذبات علمیہ کو حصول علم کا عملی جامہ پہنائیں تو ایک روز دیار سرکار داتا علی ہجویری رحمہ لاہور میں آپ نے ندائے عام سنی اور یہی منادی۔ آپ کے دل میں جاگزیں، دبی ہوئی حسرتوں کے ابھرنے اور پورا ہونے کا پیش خیمہ ثابت ہوئی وہ ندائے عظیم المرتبت عالم شریعت وطریقت، غواص بحر معرفت وحقیقت جگر گوشہ مجدد دین وملت حضرت امام الشاہ حامد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی کے حزب الاحناف کے سٹیج پر جلوہ گر ہونے کی ندا تھی۔ بے ساختہ بے اختیار آپ کے قدم اس عظیم ہستی کے استقبال کے لیے اسٹیشن کی طرف کشاں کشاں اٹھتے گئے ان کی پہلی زیارت کی پہلی جھلک میں ہی آپ اپنے دل کا معاملہ ان کے سپرد کر بیٹھے بایں سبب کہ امام حامد رضا خاں صاحب

کاروئے زیبا علم و آگہی، حزم و اتقاء کے نور سے منور و مرقع تھا۔ رات کو جلسہ گاہ میں آپ لسان الفقراء سیف الرحمٰن کی مصداق زبان سے متلفظ قرآن و حدیث کی عکاس، علمی، تحقیقی تقریر سے مستفیض و مستفید ہوئے جلسہ سے فراغت کے بعد جہاں الشاہ امام حامد رضا خاں علیہ الرحمہ نے رات کی باقی ماندہ گھڑیاں یاد الٰہی میں گذارتی تھیں آپ اس اقامت گاہ میں ان کے نقوش قدم کو اپنی چشمان سے چومتے ہوئے پہنچے جب آپ مسلسل و مستمر بلا انقطاع ان کی زیارت کے عمل سے بہرہ ور ہو رہے تھے تو آپ کی آنکھوں میں محبت کی ایک داستان تیرتی معلوم ہوتی تھی کہ جس کے اظہار کیلئے الفاظ و کلمات کی کم مائیگی آپ کے دامن گیر ہو۔ لیکن، **اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله** کے پیش نظر حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ متبسمانہ انداز میں ایسے لب کشا ہوئے کہ مشکلکشائی فرما دی وہ یوں کہ آپ کی خیر و عافیت کی بابت بات کرنے کے بعد انہوں نے علم و تعلم کے بارے میں استفسار فرمایا پھر فرمانے لگے بیٹا! جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہہ دو تو آپ نے بڑے لجاحت بھرے انداز میں عرض کیا مجھے اپنی آغوش محبت میں شجر علم کے سایہ تلے بریلی شریف لے چلیں بعد ازاں یہی مہہ تاباں بریلی کے تاجدار امام احمد رضا خاں صاحب کے در اقدس سے علم و آگہی کی وہ منور و منور شمع بن کر فیصل آباد کے افق پر طلوع ہوا کہ جو مخالفت اعداء میں بھی زینہ صعود پر گامزن رہی۔ اور لوگوں کے کثیف دلوں کو لطیف جلا بخشتی رہی۔

آپ اتم درجہ غدر، بے باک، شجاع، معاملات دینیہ میں نہ جھکنے والے، نہ بکنے والے نہ موقعہ بچانے والے اور نہ ہی چشم پوشی فرمانے والے تھے آپ کوئی بات اگر خارج از دائرہ شریعت دیکھ لیتے یا سن لیتے تو فوراً دلائل قاہرہ اور دست آہنی سے اس کی گرفت فرماتے جیسا کہ ایک روز بعد از ادائیگی نماز عصر آپ مریدین، و معتقدین کے جھرمٹ میں جلوہ گر تھے ایک شخص جھنگ شہر سے آیا اور ایک کاغذ جس پر لڑکی کی بلوغت کا مسئلہ تحریر تھا۔ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کیا یہ فتویٰ آپ نے صادر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا! یہ فتویٰ ہماری مفتی نواب الدین صاحب کا فتویٰ ہے لہذا یہ ہمارا ہی فتویٰ ہے تو وہ شخص کہنے لگا کہ جھنگ کے ڈپٹی کمشنر نے کہا ہے کہ یہ فتویٰ غلط ہے آپ نے نہایت بے باکی کے عالم میں فرمایا ڈپٹی کمشنر دین کو کیا جانے اسے دین کے بارے میں کیا سمجھ، لاؤ میں بھی اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ یہ فتویٰ بالکل صحیح ہے۔

آپ کی حیات طیبہ خوارق عادات و کرامات سے عبارت ہے آپ کے تذاکر کی کتب آپ کی کرامات کا

بین ثبوت ہیں درج ذیل سطور میں آپ کی وہ خوارق عادات ہدیہ قارئین کرتا ہوں جن کو میرے والد گرامی مولانا محمد دین مسکین نوشاہی صاحب نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ میں ان کے بقول یعنی (Direct Naration) میں آپ علیہ الرحمہ کی کرامات کو حوالہ نوک قلم کرتا ہوں۔ والد گرامی بتاتے ہیں کہ، میری شادی تقسیم ہند سے پہلے شہر لدھیانہ میں ہو چکی تھی۔ اور پھر پاکستان آنے کے بعد چار سال کا عرصہ دراز گذرا لیکن مالک حقیقی نے مجھے ثمرہ اولاد سے نہ نوازا۔ بس اولاد کی حسرت دل میں کروٹیں لیتی رہتی کہ کب خدائے لم یزل میری آنکھوں کو اولاد صالحہ سے ٹھنڈک بخشے گا۔ ہوا یوں کہ میرے ایک دوست علی محمد نے مجھے بتایا کہ صابر یہ سراجیہ سکول میں ایک درویش صفت مرد صالح تشریف لائے ہیں لہذا تم ان کے پاس جا کر حصول اولاد کے لیے اظہار مدعا کرو۔ میں دل ہی دل میں حصول مراد کا تیقن لے کر اس سکول میں چلا گیا جہاں آپ نے قیام فرمایا تھا قرب غروب آفتاب میں نہایت ہی سادہ سی چارپائی پر بیٹھے آپ محو مطالعہ تھے۔

یہ زندگی میں پہلی مرتبہ مجھے قبلہ محدث اعظم کی زیارت کا شرف افتخار حاصل ہوا آپ کے روئے ولایت کی دیدنی سے مجھے اپنے قلب پر انوار و تجلیات کا احساس شدید ہوا چہرے پر اک ضیاء تھی آنکھوں میں کمال درجہ حیاء تھی۔ آپ علیہ الرحمہ نے مجھ سے سبب ملاقات دریافت فرمایا میں نے عرض کی! حضور کیا عرض کروں بات کرتے ہوئے جھجک محسوس ہوتی ہے (یعنی میں کیا کہتا کہ میرے اولاد نہیں ہوتی) تو آپ علیہ الرحمہ نے حلاوت بھری زبان کے رسیلے الفاظ میں فرمایا مولانا کل آنا میں حسب ارشاد دوسرے روز بارگاہ محدث اعظم سے باریاب ہوا تو آپ فرمانے لگے مولانا یہ تعویذ لے لو اور اس کو دائیں بازو پر باندھ لو یا گلے میں ڈال لو اللہ عزوجل اولاد صالح عطا فرمائے گا۔ میں متحیر ہو گیا کہ میں نے ابھی اظہار دعا بھی نہ کیا لیکن آپ نے میری قلبی کیفیت و حالت کو ملاحظہ فرما کر عقدہ کشائی اور حاجت روائی بھی فرما دی پھر اللہ عزوجل نے ثمرہ عطا فرمایا بعد ازاں میں نے کسی اور کی بابت بھی جس کے اولاد نہ تھی عرض کیا تو آپ نے تعویذ مرحمت فرمایا تو وہ بھی نعمت اولاد سے منعم ہوا یاد رہے بات، تعویذ کی نہیں تھی۔ یہ تو ایک سبب تھا در حقیقت بات اس درویش مرد قلندر کی نگاہ کی تھی کہ جس نگاہ نے لاتعداد انسانوں کی بے سہارا ناؤ کو کنارے لگا دیا۔

محرر السطور کے والد گرامی بتاتے ہیں کہ، میں ایک دن قبلہ شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کی صحبت کیمیا گرے فیضیاب ہوا کہ آپ نے مجھے فرمایا جاؤ فلاں طالب علم کو بلا کر لاؤ جب میں اس طالب علم کو بلا کر لایا تو آپ نے اپنی

ذاتی جیب خرچ سے اسے کچھ رقم عطا کی اور فرمایا فوراً اپنے گھر چلے جاؤ راستے میں کہیں بھی ہرگز نہ ٹھہرنا میں اور میرے ہم مکتب ساتھیوں نے خیال کیا کہ آپ کا طالب علم کو اس طرح بھیجنا جب کوئی خط، پیغام یا قاصد تک نہیں آیا چہ معنی دارد؟ پس ہم اس موقع کی تلاش میں رہے کہ کب وہ لڑکا گھر سے واپس آئے اور ہم اس سے حقیقت حال دریافت کریں جب وہ طالب علم راولپنڈی سے واپس فیصل آباد آیا تو ہمارے استفسار پر اس نے بتایا کہ جب میں گھر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ والدہ صاحبہ انتقال کر چکی تھیں اور وہ رقم جو آپ علیہ الرحمہ نے عطا فرمائی تھی اسی سے تجہیز و تکفین کا انتظام کیا اور وہی رقم میرے زادِ راہ کا سبب بنی آپ کی نظرِ فراست کی جولانی کا ایک اور واقعہ پیش قارئین کرتا ہوں کہ میرے والد گرامی فرماتے ہیں کہ، میں نے ایک روز بازار سے اس مقصد کے پیش نظر چار آنے کے ایک پاؤ انگور لیے کہ قبلہ سیدی محدث اعظم علیہ الرحمہ کی خدمت عالیہ میں نیاز مندی کا اظہار عجز و انکسار کروں ان دنوں جامعہ میں طلباء کو تعطیلات تھیں آفتاب مثل شعلہ نار آسمان سے اپنی تمازت و حرارت برسا رہا تھا۔ جب میں نے دیکھا کہ آپکے پاس علماء اور عامۃ الناس کثرت تعداد میں موجود ہیں تو میں نے احتیاط کے طور پر انگور تھوڑے ہیں باہر کہیں مناسب جگہ پر چھپا دیئے تو جب آپ علیہ الرحمہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر شرف دست بوسی سے مشرف ہوا تو آپ فرمانے لگے مولانا لاؤ کیا لائے ہو۔ سبحان اللہ قلبی خیالات و ذہنی تفکرات پر بھی ان کی نظر کا یہ عالم مجھے محسوس ہوا گویا کہ آپ انہیں افعال ظاہریہ کی طرح ملاحظہ فرما رہے ہو میں اٹھا انگور اسی جگہ سے اٹھا کر دھوئے اور محبت بھرا ہدیہ پیش خدمت کیا آپ مسکرا دیئے آپ کے اس متبسمانہ انداز نے میرے لیے مسرتوں اور فرحتوں کے دریچے کھول دیئے پھر آپ نے تمام حاضرین محفل کو دو دو انگور عطا فرما دیئے۔

آپ علیہ الرحمہ کا ہر آڑے وقت میں اپنے مریدین و متعلقین کی دستگیری فرمانا) اور پشت پناہی کرنا آپ کا وطیرہ حیات رہا درج ذیل واقعہ بھی میرے والد گرامی کو پیش آیا وہ فرماتے ہیں فیصل آباد کے محلہ ناظم آباد (جو کہ قیام پاکستان کے وقت لعل سنگھ والا کہلاتا تھا) میں واقع مرکزی جامع مسجد فاروقیہ میں قبلہ سیدی محدث اعظم علیہ الرحمہ نے مجھے امامت و خطابت کی ذمہ داری تفویض فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ مولانا مخالفتیں بہت ہوں گی بڑا کچھ ہوگا۔ گھبراہٹ و پریشانی کو خاطر میں بھی نہ لانا ہوا یوں کہ رویت ہلال کمیٹی نے اعلان کر دیا کہ صبح عید ہوگی مگر ریڈیو کی خبر شرعی طور پر غیر معتبر ہونے کے سبب علمائے اہل سنت نے عید کا اعلان نہ کیا تو ناظم آباد کی

قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمہ نے تعیین مسجد میں جہاں ناچیز کی فرمائی تھی لوگوں نے بہت شور و غوغا کیا کہ جب گورنمنٹ نے اعلان کر دیا تو پھر معاملہ میں شک کس لیے ہے۔ اس معاملہ میں کثرت نزاع کے باعث میں نے دل برداشتہ ہو کر دل میں فیصلہ کر لیا کہ خطابت و امامت چھوڑ کر اپنا کاروبار کرنا چاہیے کہ لوگ تو حق و صداقت کی بات کو نظر اعتناء بھی نہیں بخشتے میں ابھی اسی خیال میں ہی تھا کہ نیند کا غلبہ سا محسوس ہوا آنکھ لگ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ عالم رویا میں قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمہ مسجد کے ساتھ متصل چوک میں بڑی تمکنت و وجاہت کے ساتھ کھڑے اس ارشاد عالیہ سے مجھے نوازتے ہیں، مولانا کہیں بھی نہیں جانا ان شاء اللہ تعالیٰ جیت تمہاری ہوگی۔ پھر میں نے اپنے اس ارادہ کو ختم کر دیا۔

اس واقعہ کے بعد بھی کم ظرف و ناداں اور دین سے عاری لوگوں کی عادات و خصائل کے سبب کئی ایک واقعات پیش آئے تند و تیز آندھیاں پتوں کو ہوائیں دیتی رہیں لیکن ہمیشہ محدث اعظم علیہ الرحمہ کی نگاہ نجات دہندہ نے مثل ساون کی جھڑی کے لطف و عنایت کی بارش کی۔

الختصر آپ کی حیات طیبہ کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے صرف اس لیے نہیں کہ ہم ان کے عقیدت مند یا ان کے بحر علم و عمل کے خوشہ چیں ہیں بلکہ مخالفین بھی آپ کے تقویٰ و پارسائی کے معتقد رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ دین اسلام کے شجر کی جگر کاوی کرنے والا معرفت و حقیقت کا یہ چراغ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ کو عالم فنا کو خیر باد کہتا ہوا عالم بقا میں طلوع ہو گیا۔ آپ اپنے گلستان علم و حکمت جامعہ رضویہ کی مرکزی مسجد کے ملحق احاطہ میں جلوہ گر ہیں۔ جہاں سے خواص و عوام اب بھی فیضیاب ہو کر فیضان رضا زندہ باد کی صدائیں بلند کرتے نظر آتے ہیں۔

اس وقت آپ کا مزار اور ملحقہ مسجد دونوں پر شکوہ اور دیدہ زیب تعمیراتی فن کی منظر کشی کرتے ہیں اسلامی مہینہ رجب کی ۲۹ اور ۳۰ تاریخ کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے۔

باتیں محدثِ اعظم کی یادیں محدثِ اعظم کی

مولانا محمد داؤد رضوی صاحب

حضرت! محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ بڑی خوبیاں تھیں جانے والے'' کے مصداق آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے ذیل میں آپ کے چند یادگار واقعات اور ارشادات درج کیے گئے ہیں۔ خوب پڑھیں اور اپنے دلوں کو منور کریں۔

آغاز تقریر:

سننے والوں کو یاد ہوگا کہ جب آپ تقریر و وعظ کیلئے بیٹھتے تو عربی خطبہ کے بعد انتہائی پرسوز و عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں حاضرین سے فرماتے ''تمامی احباب نہایت ہی اخلاص ذوق وشوق اور اُلفت ومحبت کے ساتھ آقا و مولا مدینے کے تاجدار احمدِ مختار محبوب کبریا سرور انبیاء شہ ہر دوسرا شب اسریٰ کے دولہا عرش کی آنکھوں کے تارے نبی ہمارے نور مجسم شفیع معظم نبی محترم رسول محتشم سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دربار عالی میں تین تین مرتبہ جھوم جھوم کر ہدیہ درود سلام عرض کریں۔

اسکے بعد آپ خود اور حاضرین مجلس درود شریف پڑھنے میں محو ہو جاتے اور صلوٰۃ وسلام کے نغمات گونج اٹھتے آپ کے انہی الفاظ و درود شریف کی برکت سے مجلس کا رنگ جم جاتا اور حاضرین پر رقت و کیفیت طاری ہو جاتی۔

جذبہ تبلیغ! کا یہ عالم تھا کہ ہر جلسہ میں تقریباً مذہب حق اہلسنت و جماعت کے تمام عقائد و معمولات کا بیان فرماتے چلے جاتے تا کہ ہر ایک آدمی پر شخص پر مذہب اہل سنت کی حقانیت آشکار ہو جائے مخالفین کے غلط شبہات کا ازالہ ہو جائے اور ہر دل میں عشق و محبت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا چراغ روشن ہو جائے چنانچہ آپ اپنے اس طریقہ میں خاطر خواہ طور پر کامیاب ہوتے۔

حاضر و ناظر: آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہابی دیوبندی کہتے ہیں کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر حاضر و ناظر ہیں تو دکھائی کیوں نہیں دیتے۔ فرمایا ایسے معترض سے پوچھو کہ بتاؤ تمہارے جسم میں جان ہے یا نہیں؟ جب کہتے جان ہے پھر پوچھو کبھی تم نے جان کو دیکھا ہے اگر نہیں دیکھا

تو پھر تمہیں مردہ کہنا درست ہے اور یہ بتاؤ کہ کراماً کاتبین کو کبھی دیکھا ہے اور کیا خدا تعالیٰ کو دیکھا ہے۔

کلی علم غیب! آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی نجدی سے علم غیب کلی میں گفتگو ہو تو اس سے پوچھو کہ بتاؤ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت کلی ہے یا جزوی۔ اگر کہے کہ جزوی ہے تو اسے کہو کہ دلیل لاؤ اگر کہے کہ کلی ہے تو اسے کہو کہ جب رحمت کلی ہے تو علم بھی کلی ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں کو علم ہوتا ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے خود بخود فیصلہ نہیں کرتے کیونکہ مقدمہ حاکم کے پاس ہوتا ہے اسی طرح رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فیصلہ نہ فرمایا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سچی ہے بلکہ فیصلہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا۔ حالانکہ رسول پاک کو نزولِ وحی سے قبل بھی علم تھا۔ دیکھو تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۳۵۰۔

آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ فقیر بعض کتب خریدنے کے لیے مولوی نور محمد ''دیو بندی'' کراچی کے کتب خانہ میں گیا مولوی نور محمد نے ایک لکڑی کا تنکا اٹھایا اور مجھے مخاطب کر کے سوال کیا کہ مولوی صاحب بتاؤ کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس تنکے کا بھی علم ہے یا نہیں؟ تو میں نے جواب میں کہا کہ یہ بتاؤ کہ یہ تنکا رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جانتا ہے یا نہیں؟ تو مولوی نور محمد خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

ختم نبوۃ! آپ فرمایا کرتے تھے کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیاہ رنگ کا عمامہ کیوں پہنا اس میں یہ حکمت تھی کہ ہر رنگ کے کپڑے پر رنگ چڑھ جاتا ہے مگر کالے رنگ پر کوئی رنگ نہیں چڑھتا اسلیئے سیاہ رنگ کا عمامہ پہننے میں یہ حکمت تھی کہ کوئی نیا رنگ نبوت پر اب نہیں چڑھے گا۔ میرے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا اور نئی شریعت نہ ہوگی اور کوئی میرے دین اسلام پر غالب نہ آئے گا۔ سیاہ عمامہ پہننا ملاحظہ ہو ترمذی شریف ص ۲۰۷ جلد اوّل۔

صلوٰۃ وسلام! آپ فرمایا کرتے تھے کہ دیوبندیوں وہابیوں سے پوچھو کہ تم حدیث پاک پڑھتے وقت قَالَ قَالَ رسول اللہ ﷺ پڑھتے ہو۔ اس میں ﷺ کے الفاظ مبارکہ پڑھنے کا حکم کتب صحاح ستہ میں کہاں دیا گیا ہے کہ یہ درود شریف پڑھو کوئی ایک حدیث دکھا دو جسمیں رسول پاک نے حکم کوئی دیا ہو کہ یہ درود شریف پڑھو۔ لہٰذا اگر یہ درود پاک پڑھنا جائز ہے تو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مختار کل! آپ فرمایا کرتے تھے کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کے استاد مولوی محمود الحسن

دیوبندی اپنی کتاب اولہ کاملہ مطبوعہ دیوبند ص ۹ پر لکھتے ہیں کہ آپ اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں جمادات ہوں یا حیوانات بنی آدمی ہوں یا غیر بنی آدم" معلوم ہوا کہ مولوی محمود الحسن نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختار کل مانتے تھے اب دیوبندی بتائیں کہ ان کے شیخ الہند پر کیا فتویٰ ہے۔

دن مقرر کرنا! آپ فرمایا کرتے تھے کہ تعین یوم پر تعین وقت پر نجدی اعتراض کرتا تو اس سے پوچھو کہ بتاؤ کون سی حدیث میں ہے کہ دن کے صحیح ایک بجے ظہر یا جمعہ کی نماز جماعت کھڑی ہوگی حالانکہ خود نجدی نمازوں کے اوقات مقرر کرتے ہیں نیز بتاؤ ہر نماز کے بعد درس دینا اور وعظ کرنا کونسی حدیث میں لکھا ہے حالانکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعظ کیلئے جمعرات مقرر کر رکھی تھی۔

فاتحہ خلف الامام: آپ فرمایا کرتے تھے غیر مقلدین سے پوچھو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تھی یا بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے تو کیا سورۃ فاتحہ شریف پڑھی تھی بتاؤ کونسی حدیث میں ہے۔

مدینہ منورہ کا عمامہ: ایک دفعہ آپ مدینہ منورہ سے آیا ہوا عمامہ شریف باندھ رہے تھے جو اچھی طرح نہیں بندھتا تھا فرمایا یہ مدینہ شریف کا عمامہ شریف ہے ہمارے قابو کیسے آسکتا ہے۔

اللہ والوں کی پشت پناہی: ۱۹۵۴ء میں آپ حج و زیارت کیلئے حجاز مقدس حاضر ہوئے روانگی سے قبل جمعہ شریف میں بڑی کیفیت والہانہ انداز میں تقریر فرمائی۔ دورانِ خطاب آپ نے فرمایا "لائلپور والو آباد رہو۔ مدینہ کے مسافر جارہے ہیں تم نے ہمیں کافی تکلیف پہنچائی ہر طرح پریشان و تنگ کرنے کی کوشش کی تمہارا خیال تھا کہ یہ ایک تنہا آدمی ہے، ہم اسکو دبالیں گے تمہیں کیا معلوم شہنشاہ بغداد، خواجہ غریب نواز حضور داتا گنج بخش اور اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہم جیسی سرکاریں ہمارے ساتھ ہیں اور ہمیں ان کی پشت پناہی حاصل ہے"

مسواک سے محبت: ایک دفعہ درسِ حدیث پاک میں مسواک کا تذکرہ ہوا تو حضرت صاحب نے تمام طلباء سے باری باری پوچھا مولانا آپ مسواک کرتے ہیں"؟ جو طلباء مسواک نہیں کرتے تھے ان کو تنبیہ فرمائی کہ آئندہ ضرور مسواک کیا کریں اور پھر فرمایا اپنی مسواک ہر وقت اپنے پاس ہی رکھا کریں۔

مذہب یا فٹ بال: آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہم رہتے تو گول باغ میں ہیں لیکن ہمارا مذہب گول مول نہیں اور نہ

ہی یہ فٹ بال کی طرح ہے کہ کبھی اسکو ادھر ٹھوکر لگائیں اور کبھی اُدھر ٹھوکر لگائیں"

گستاخانِ مصطفےٰ سے نفرت: آپ کو اپنے آقا و مولا سرورِ عالم ﷺ کے دشمنوں اور گستاخوں سے سخت نفرت اور عداوت تھی۔ گستاخوں سے میل جول تو درکنار مصافحہ کرنا بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔ کہ اللہ کا شکر ہے کہ فقیر کے ہاتھ کسی بدمذہب کے ساتھ مس نہیں ہوئے۔ آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ جن دنوں ہم زیارت روضہ اقدس و حج بیت اللہ شریف گئے تو ملتان شریف کے اسٹیشن پر قاضی احسان احمد شجاع آبادی دیوبندی مجھے ملنے کیلئے آیا اور مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھائے میں نے مصافحہ بھی نہ کیا اور سلام کا جواب بھی نہ دیا میں نے اس سے کہا پہلے یہ بتاؤ کہ تم دیوبندی تو نہیں اس نے کہا کہ میں دیوبندی ہوں میں نے کہا کہ میں دیوبندیوں کو گمراہ بے دین جانتا ہوں۔ گنگوہی رشید احمد اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ ص ۵۱ طبع "دیوبند" میں جو ابلیس کیلئے ساری زمین کا علم مانا ہے اور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے لکھا ہے یہ عبارت کفریہ ہے اسلیے یہ لوگ کافر ہیں اب تم بتاؤ انکے بارے میں کیا کہتے ہو تو مولوی احسان احمد دیوبندی کہنے لگا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے توہین کی نیت نہ کی تھی تو میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص بلا نیت رسول پاک ﷺ کی توہین کرے تو کیا آپ کے عقیدہ میں جائز ہے۔" معاذ اللہ" تو وہ دیوبندی مبہوت ہو گیا اور گم سم ہو کر کھڑا رہا اور گاڑی چلنے کے بعد بھی پلیٹ فارم پر کھڑا خاموش حیران تھا۔

ایک مرتبہ آپ بغرض تبلیغ کسی گاؤں تشریف لے گئے اس گاؤں کا چوہدری نمبردار قادیانی تھا۔ وہ آپکو ملنے کے لیے آپکی خدمت میں حاضر ہوا۔ کسی آدمی نے حضرت صاحب کو بتایا دیا کہ یہ قادیانی ہے چنانچہ جب اس نے حضرت سے مصافحہ کرنے کیلئے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے تو آپ نے فرمایا ہم تیرے ساتھ مصافحہ نہیں کریں گے۔ وہ کہنے لگا کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا تو قادیانی ہے باغی ختم نبوت ہے تو اس قابل نہیں کہ تیرے ساتھ مصافحہ کیا جائے آپ کی یہ بات سن کر وہ بڑا لال پیلا ہوا۔ اور کہنے لگا کہ میں آپکو جلسہ نہیں کرنے دونگا۔

چنانچہ جب آپ نماز عشاء ادا فرمانے کیلئے مسجد میں گئے تو ابھی نماز ادا فرما ہی رہے تھے کہ گرد و نواح کے لوگ جوق در جوق مسجد میں پہنچنا شروع ہو گئے اور نماز کی ادائیگی کے بعد عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا دوران خطاب آپ نے فرمایا کہ گاؤں کا چوہدری تو کہتا تھا کہ جلسہ نہیں کرنے دونگا۔ لیکن اللہ کی قدرت دیکھو خود بخود اتنا عظیم الشان جلسہ بن گیا ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ دیوبندی وہابی کی مثال بگلہ کی سی ہے دیکھو بگلہ پانی میں مچھلی کو پہلے نہیں پکڑتا

خاموش بیٹھا رہتا ہے اور دوستی کرتا ہے بعد ازاں حملہ کر دیتا ہے ایسے ہی نجدی دیوبندی پہلے سنی حنفی بن کر بڑی میٹھی زبان سے گفتگو کرتے ہیں اور بعد میں لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور مسلمانوں کے ایمانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ غیر مقلدین سے پوچھو کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ علیہ کو خلیفہ اوّل مانتے ہو۔ اگر مانتے ہو تو بتاؤ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی اطاعت کرتے تھے یا نہیں اگر کرتے تھے تو پھر تقلید شخصی تو ثابت ہوگئی۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ وہابی کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کہ ایک گدھا شیر کی کھال پہن کر جنگل میں چلا گیا تو جنگل کے جانور اُسکو دیکھ کر ڈرنے لگے اور بھاگنے لگے مگر جب اس گدھے نے اپنی زبان میں بولنا شروع کر دیا تو سب کے سب اسکو مارنے کیلئے آپڑے اور اسکی فریب کاری سمجھ گئے کہ یہ گدھا ہے لیکن لباس شیر کا پہنا ہوا تھا۔ ایسے ہی یہ نجدی دیوبندی مولوی بظاہر سنی حنفی کا لباس پہن کر سنیوں کی مساجد میں امام و خطیب مقرر ہو جاتے ہیں۔ مگر جب آخر کار اپنی بدعقیدگی ظاہر کرتے ہیں رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ پاک اور آپکے فضائل و کمالات کا انکار کرتے ہیں تو سنی آپکو اپنی مساجد سے نکال دیں۔

حافظ الحدیث: شیخ التفسیر علامہ ابو الصالح فیض احمد اویسی نے ''امام احمد رضا اور علم حدیث'' میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ مولوی عبداللہ درخواستی جسکی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے۔ دیوبندی کہتے ہیں کہ وہ حافظ الحدیث ہے کسی مقام پر کہہ بیٹھے ''مجھے اتنی حدیثیں یاد ہیں کہ کوئی میرا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا'' میرے آقائے نعمت سیدی سندی حضرت علامہ الحاج ابو الفضل محمد سردار احمد محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ نے انہیں یہ پیغام بھجوایا کہ درخواستی صاحب اتنی بڑی تعداد تو کجا آپ صرف پانچ احادیث صحیح سند کے ساتھ فقیر کے روبرو پڑھ کر سنا دیں تو ہم آپ کی حدیث دانی کے قائل ہو جائینگے یہ چیلنج سن کر درخواستی صاحب گھبرا گئے اور صرف پانچ احادیث اسناد کے ساتھ سنانے کی جرأت نہ کر سکتے کتاب مذکورہ ص ۶۱۔

سند: آپکی سندِ حدیث میں یہ خوبی ہے کہ سیدنا اعلیٰحضرت کی وساطت سے چند واسطوں سے شیخ المحدثین شیخ محقق علامہ عبد الحق محدثِ دہلوی علیہ الرحمۃ تک جاتی ہے شہزادہ اعلیٰحضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ نے حضرت کے وصال پر اپنے منظوم احساسات میں فرمایا تھا۔

اس زمانے کا محدث بے مثال
جس کا ثانی ہی نہ تھا جاتا رہا

لوحِ تاریخِ وصال

حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فیضانِ تام فیضانِ اتم

منبعِ کرم مقبولِ عصر امیر العلماء

آئینۂ اسرار، مقصودِ آفاق، زینِ دانش

مشہورِ انام پیشوا چارہ سازِ بیکساں

ہادیِ بستاں، رہبرِ اسلام، نور الہدیٰ

مولٰنا الاوحد، الاسد الاسعد الارشد بحر علم

نکتہ سنج حق گو، نام آور، سراج زمان

دقیقۂ فہم ——— رفیع المرتبت

ناصر السنہ کاسر البدعۃ عالی مقام

زبدۂ عالم، عالم نبیل و فاضل جلیل

متوکل سراپا برکت ÷ فہیم عصر مدرس بیمثال

حاوی فروع واصول محقق معقول ومنقول عین اولیا

حقائق آگاہ ومعارف دستگاہ علامۂ زمانہ

سعادت مآب مولوی محمد سردار احمد صاحب

ذکی و محدث باکمال

رضی عنہ مولاہ الصمد

مستخرجہ حضور مفتی اعظم عالم اسلام الشاہ محمد مصطفٰے رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی شریف

مفتی ابوداؤد مولانا محمد صادق صاحب قادری رضوی، استاذ العلماء علامہ حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا محمد معین الدین صاحب، استاذ العلماء معین ملت مولانا محمد معین الدین شافعی رضوی، حضرت علامہ استاذ العلماء سید منصور حسین شاہ صاحب، حضرت علامہ مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب، حضرت علامہ مولانا حافظ منظور حسین صاحب، مولانا محمد یوسف صاحب پٹھان، مولانا حکیم سیف الدین گجراتی، مولانا سید شاہسوار صاحب، علامہ مفتی ظفر علی نعمانی رضوی امجدی، استاذ العلماء مولانا محمد حنیف صاحب برادر علامہ مفتی محمد امین صاحب، مولانا سید محمد عبداللہ صاحب، ایک قاری صاحب جن کا نام نامی غالباً قاری احمد علی صاحب روہتکی، حافظ محمد فاضل اور قاری غلام محمد صاحب شعبہ حفظ وقرأت و تجوید میں خدمات سرانجام دیتے تھے۔ مرکزی جامعہ رضویہ مظہر السلام کا نصاب تعلیم وہی تھا جو دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف کا نصاب تعلیم تھا جو حضور صدر الصدور صدر الشریعۃ علامہ مفتی امجد علی اعظمی رضوی، شیخ الفقہا حضور مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا رضوی، شہزادہ اعلیٰ حضرت سجادہ نشین بریلی شریف کی موجودگی میں سیدنا حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ نے مرتب فرمایا تھا۔ جس میں حدیث، تفسیر، فقہ، عقائد کلام، اصول حدیث، اصول فقہ، میراث، ادب، صرف نحو، منطق، فلسفہ، معانی معقول ومنقول، فارسی مکمل وغیرہ جملہ علوم وفنون شامل تھے۔

الحمدللہ یہ تعلیمی تدریسی معیار بفضلہ تعالیٰ ابھی تک برقرار ہے۔ حضور سیدی سندی محدث اعظم پاکستان قبلہ علیہ الرحمۃ بخاری شریف کے چند اسباق پڑھانے والے محدث نہ تھے بلکہ مکمل صحاح ستہ شریف کتب معقول منقول سراجی بے مثال محققانہ انداز میں پڑھاتے، دورہ حدیث شریف کے طلباء کا امتحان عموماً استاذ العلماء علامہ مفتی عزیز احمد صاحب قادری بدایوانی رحمۃ اللہ علیہ۔ استاذ العلماء علامہ محب النبی صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ شیخ الحدیث مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی علامہ عبد المصطفیٰ الازہری شیخ الحدیث کراچی قدس سرہما لیتے تھے۔ آخری دن کتب احادیث بخاری شریف، مسلم شریف اور ترمذی شریف کا ختم ہوتا۔ جس کی منظر کشی مولانا عبیداللہ تاثیر رضوی نے یوں کی ہے۔

یوم ختم ترمذی مسلم بخاری کیا عجیب
پُر ضیاء ہے نوری منظر آج کا شیخ الحدیث

اصل میں ایمان کیا ہے اُلفت خیر الانام
درس کا یہ ماحصل کیا خوب تھا شیخ الحدیث

مقصد تبلیغ دیں ہوتا گر پیش نظر
آستاں پر آپ کے رہتا سدا شیخ الحدیث

بھر دیا نور محبت آپکی تدریس نے
تاجدار اہلسنت شیخ الحدیث

آخری وصیت اور اہم نصیحت:

دورہ حدیث شریف کے اختتام پر عموماً فارغ التحصیل طلباء کو وصیت ونصیحت کرتے ہوئے بڑی دلسوزی سے یہ ضرور فرماتے۔ ''آج آپ جامعہ

مرکز اہلسنت یادگار اعلیٰ حضرت دارالعلوم

جامعہ رضویہ مظہر اسلام اور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ

اثر خامہ رئیس التحریر علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

مظہر اسلام کیا ہے مظہر شانِ رضا
مرکز ہر علم ہے کاشانہ شیخ الحدیث

محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث امام اہلسنت نائب اعلیٰ حضرت مظہر صدر الشریعہ آئینہ جمال حجۃ الاسلام علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب محدث بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی کیا عجیب شان اور منفرد وممتاز مقام تھا جہاں بیٹھ گئے جلسہ اور جس طرف سے گزر جاتے جلوس ہو جاتا اور عوام وخواص پروانہ وار نثار ہونے لگے علماء ومشائخ کے اجتماع میں نمایاں ودرخشاں نظر آتے۔ بارگاہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے فیض یافتہ محبوب ومقبول مخدوم ومحترم حاجی صوفی سید ایوب علی رضوی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب ارقام فرمایا۔

نظر سے رات دن دولہا براتوں کے گزرتے ہیں
مگر ضرب المثل سہرا سجا سردار احمد کا
نقارہ بج گیا ہلچل پڑی تھرا گئے منکر
پھریرا جس گھڑی اڑنے لگا سردار احمد کا

یا پھر اس حقیقت واقعی کا یوں مشاہدہ کرلیں۔

ہجوم اہل نظر سے وہ یوں گزرتے ہیں
کہ چاند جیسے ستاروں کے درمیاں گزرے

وہ ایک طویل مدت دیار علم وفضل مرکز اہلسنت خانقاہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر دارالعلوم منظر اسلام ودارلعلوم مظہر اسلام میں مسند صدر المدرسین ومسند شیخ الحدیث پر فائز المرام رہے مختلف ممالک کے تشنگان علم حدیث نے شرف تلمذ حاصل کیا خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے جلیل القدر شہزادگان نے بھی شرف تلمذ حاصل کیا حضرت امیر ملت محدث علی پوری، صدر الافاضل مولانا شاہ نعیم الدین مراد آبادی، حافظ ملت علامہ حافظ عبدالعزیز مبارکپوری قدست اسرارہم جیسے اکابر اُمت نے بھی اپنے حلقۂ عقیدت کے طلباء درجہ حدیث کو حدیث شریف کیلئے آپ کی خدمت میں بھیجا حضور صدر الصدور صدر الشریعۃ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی خلیفہ و برادر زادۂ اعلیٰ حضرت علامہ حسنین رضا خاں بریلوی ابن استاد زمن مولانا حسن رضا خاں بریلوی قدست اسرارہم کے

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

شمارہ نمبر 8
جلد 1

اعلیٰحضرت
امام اہلسنت شیخ الاسلام والمسلمین
الشاہ احمد رضا خان بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ

رجب، شعبان ۱۴۳۳ھ
جون، جولائی 2012ء

فکر رضا کا امین

فیضان نظر
زینت الاولیاء شیخ الحدیث والقرآن
نائب محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ابو محمد محمد عبد الرشید رضوی

ماہنامہ سمندری شریف
رُشد الایمان

فیضان نظر
قطب عالم امام المحدثین ابو الفضل
محمد سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
محدث اعظم پاکستان قادری رضوی

شیخ المشائخ مخدوم اہلسنت پیر طریقت
قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی
آستانہ عالیہ سمندری شریف

بظل عنایت

حسب الارشاد صاحبزادہ محمد غوث رضوی آستانہ عالیہ سمندری شریف
پیر ابو الحسن

بانی
پیر عبد المالک قادری رضوی
پیر طریقت عالم باعمل

سرپرست
علامہ پیر محمد حامد سرفراز قادری
پیر طریقت عالم باعمل

مدیر اعلیٰ
مفتی محمد سعید رضوی
0300-7936533

مدیر
محمد شرافت علی قادری رضوی
0344-8672550

سرکولیشن منیجر
منیر حسین تبسم
0333-6690548

قانونی مشیر
میاں محمد شکیل ایڈووکیٹ

ہدیہ فی شمارہ 25 روپے

سالانہ
عام ڈاک سے -/350 روپے
رجسٹرڈ ڈاک سے -/600 روپے

بنک اکاؤنٹ: 01617900307903 حبیب بنک غلہ منڈی برانچ سمندری

tabassum548@gmail.com; rizvi533@gmail.com

خط وکتابت و ترسیل زر کا پتہ: مرکزی دفتر رشد الایمان فاؤنڈیشن 464 گ ب سمندری ضلع فیصل آباد

یا اللہ
یا رسول اللہ
علمی، ادبی، تحقیقی ماہنامہ
رُشدالایمان
اعلیٰحضرت
احمد رضا خان بریلوی
امام اہلسنّت
محدثِ اعظم پاکستان
نمبر
مدیرِاعلیٰ: مفتی محمد سعید رضوی